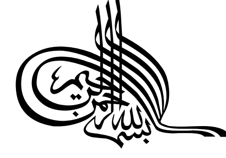
فقہ حنفی کے مطابق ادا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید و توثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیثِ نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں

تصنیفِ لطیف
مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں
کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا



فقہ حنفی کے مطابق اَدا کی جانے والی نمازوں کی
جملہ رکعتوں کی مستند احادیث سے تائید وتوثیق

رکعاتِ نماز کا ثبوت

احادیث نبوی اور فقہ حنفی کے آئینے میں

تصنیف لطیف :

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجدمحلہ علی خاں

کاشی پور، اتراکھنڈ، انڈیا

الصلاۃ عمادالدین

تفصیلات

کتاب : عددرکعات صلوات النبی فی الاحادیث والفقہ الحنفی

رکعات نماز کا ثبوت

مؤلف : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

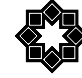
نظرثانی وتقریظ : علامہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن۔ساؤتھ افریقہ

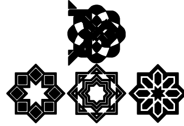
صفحات : ۱۲۲

اِشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ

ناشر : نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور



فہرست مضامین



شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو جملہ محدثین خصوصاً صحاح ستہ کے مصنفین

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج قشیری، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ

رحمہم اللّٰہ تعالیٰ

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جنہوں نے بارگاہ رسالت سے منسوب اقوال وافعال کا گلدستہ ترتیب دے کر کائنات میں خوشبو بکھیری اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اپنے قلوب واذہان معطر کرنے کا سامان مہیا فرما دیا۔ اللہ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان پر رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ (آمین)

-:کرم جو:-

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

حرفِ نیاز

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیک یا سید الأنبیآء والمرسلین وعلیٰ آلک وأصحابک أجمعین . أما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے دینِ متین، قرآنِ مبین اور پیغمبر صادق وامین ﷺ کا خود محافظ ہے۔ اور اُس کی حفاظت وصیانت کے کیا کہنے!۔ ذرا سوچیں کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تکمیل دین کا اِعلان ہوا، اور کلامِ الٰہی کے آخری شاہکار کو تاجدارِ کائنات ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں کب اُتارا گیا، چودہ صدیوں کا طویل سفر کٹ گیا، گردشِ زمانہ نے کیا کیا تغیرات و انقلابات دکھائے؛ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ نہ دینِ اِسلام میں کوئی کمی وکجی آئی اور نہ کلامِ الٰہی کا نیرِ تاباں خط نصف النہار سے نیچے اُترا۔

یوں ہی اُس پروردگار نے۔ جس نے یہ کائناتِ ارضی وسماوی بنائی ہی اپنے محبوب کے لیے ہے۔ نہ صرف اپنے شاہکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت فرمائی بلکہ آپ کی ایک ایک سنت واَدا کے تحفظ کا بھی بڑا انوکھا اہتمام فرمایا۔

یہ مذاہب اربعہ کیا ہیں؟ اور کائنات کے چپے چپے میں پھیلے ہوئے حنفی، مالکی، شافعی، اور حنبلی مکاتب فکر کیا ہیں؟ یہ دراصل اسی چشمۂ حفاظتِ ربانی کے غماز و آئینہ دار ہیں؛ کیوں کہ اللہ جل مجدہ نے ان چاروں مذاہب کے ذریعہ اپنے محبوبِ گرامی وقار ﷺ کی جملہ اَداؤں کو صبح قیامت تک کے لیے محفوظ کردیا ہے۔ بھلا وہ محبوب جس کی حیاتِ پاک کا لمحہ لمحہ پیغمبر لگے ہے، اور جس کا اُسوہ رہتی دنیا کے لیے بے مثال آئیڈیل کی حیثیت رکھتا ہے اس کی سنتوں اور دل رُبا اَداؤں کے تحفظ کا ایسا اُلوہی اِہتمام کیوں نہ ہوتا!۔

اپنوں اور غیروں سب کے مقبول ومعروف سیرت نگار ومؤرخ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے

بھی اس حقیقت کی گرہ کشائی یوں ہی کی ہے، وہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: 'دراصل اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اس کے پیغمبر کی ہر اَدا اُمت میں محفوظ ہو جائے اور یہ منشا مختلف فقہی اسکولوں کے فقہی اختلافات سے پورا ہوا'۔

سو بڑے نادان ہیں عصر حاضر کے مٹھی بھر وہ لوگ جنھیں مذاہب اربعہ کی آج تک سمجھ نہیں آئی، اور وہ اب تک اس میں کیڑے نکالتے پھر رہے ہیں۔ کاش! انھیں کوئی بتا دیتا کہ اس سے تو اہل اللہ بھی دامن کش نہیں رہے، اور اوائل دور سے آج تک اُمت انھیں مذاہب کے اِلتزام واِتباع سے ہدایت نصیب ہوتی آئی ہے۔ کیا اقطاب، کیا اغواث اور کیا ابدال' سب کی گردنوں میں اسی کا پٹہ ہے، اور سوادِ اعظم کا قافلۂ عشق ومحبت ہمیشہ انھیں چاروں معروف شاہ راہوں سے ہو کر آگے بڑھا ہے، اور آج - بحمد اللہ - ہماری دہلیز جان وایماں تک پہنچا ہے۔

اور پھر ان مذاہب اربعہ میں جو شان وشہرت اور قبولِ عام فقہ حنفی کو میسر آیا کسی اور کے حصے میں نہ آیا۔ اور شاید فقہ حنفی کی اسی عالمگیر مقبولیت نے بہت سے حاسدوں اور کور بختوں کو جنم دیا ہے۔ یوں ہی سارے ائمہ میں سب سے زیادہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے اور آپ کے فقہی مسلک کو زیر تنقید رکھا جاتا ہے؛ مگر آسمان کا تھوکا ہمیشہ اپنے ہی منہ پر آتا ہے؛ اس لیے تاریخ گواہ ہے کہ جس نے امام اعظم یا آپ کے مذہب کو آنکھ دکھائی، خود منہ کی کھائی، اور فقہ حنفی کا سورج اوّلِ دن سے آج تک پوری تب وتاب کے ساتھ مطلعِ عالم پر ضوافگن ہے۔

من جملہ الزامات واِتہامات میں ایک یہ بھی تھا کہ فقہ حنفی کی اَساس محض قیاس پر اُستوار ہے، اور امام اعظم علیہ الرحمہ کی محدثانہ خدمات بالکل نہ کے برابر ہیں، اسی لیے فقہ حنفی کی عبادات ومعاملات کو حدیث وسنت سے کم اَخذ کیا گیا ہے۔

کم پڑھے لکھے لوگ آج تک اسی مغالطے کا شکار تھے؛ کیوں کہ صحیح معنوں میں فقہ حنفی کو حدیث کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی عبادات ومعاملات کو احادیث سے مبرہن کر کے منصۂ شہود پر

لانے کا اِہتمام کم ہوا ہے؛ لیکن خدا بھلا کرے محبّ گرامی قدر مولانا مفتی محمد ذوالفقار نعیمی - زید مجدہ - کا جن کو خدائے بخشندہ نے ایک دھڑکتا دل، اور تڑپتا سینہ عطا کیا ہے جو ہمیشہ مذہب ومسلک کے فروغ وتوسیع کے لیے دھڑکتا اور تڑپتا رہتا ہے۔

مولانا نے بھی اس کمی کو محسوس کیا اور ہجوم وطومارِ افکار کے باوجود اپنے محسوسات کو پیکر عمل میں ڈھالنے کی ٹھان لی، خدا کا کرنا دیکھیں کہ آج انھیں ایک اہم محدثانہ کام کرنے میں سرخروئی نصیب ہوگئی ہے، یعنی فقہ حنفی کی سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ وغیرہ رکعاتِ نماز کو حدیث وسنت رسول کی روشنی میں کھول کر رکھ دیا ہے، اور افضل العبادات نماز کے رکعتی مسئلے کو بڑی خوش اُسلوبی سے حل کر دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر اس انداز سے کام کرنے کا سلسلہ شروع ہو جائے تو فقہ حنفی کے تعلق سے بہت سے شکوک وشبہات اپنی موت آپ مر سکتے ہیں۔ خدا کرے مولانا کو اس قسم کے فقیہانہ ومحدثانہ کام کی مزید توفیق ملے اور فقہ حنفی کے بہت سے گوشوں کو حدیث کی روشنی دکھا کر منظر عام پر لائیں۔

اس کام میں مزید توسع وندرت لائی جاسکتی تھی؛ مگر مولانا کی مصروفیت نے شاید اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا؛ تاہم جو ہو گیا وہ اس موضوع پر کفایت کرتا ہے۔ مولانا کی اس کاوش سے یقیناً حنفیوں کا بول بالا اور غیر مقلدوں کا منہ کالا ہوگا۔

خداوند قدوس مولانا کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول ومنظور فرمائے اور امام اعظم کے روحانی فیوض وبرکات سے ہمیں حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

-: خادم العلم والعلماء :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بروز جمعہ: ۸/ ذی القعدۃ الحرام ۱۴۳۴ھ/ ۱۳/ ستمبر ۲۰۱۳ء - جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن - ساؤتھ افریقہ

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علٰی حبیبہ الکریم

امابعد: نسل انسانی کے معرض وجود میں آنے کا اصل اوراولین مقصد عبادت الٰہی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت کریمہ ''وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُون''اس پر مشاہد عدل ہے بغیر عبادت الٰہی انسان اپنے آپ میں مکمل نہیں ہے اورعبادت الٰہی کے بہت سے طریقے ہیں لیکن مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اداؤں پر مشتمل طریقہ کو جسے نماز سے تعبیر کیا جاتا ہے بہت ہی زیادہ پسند فرمایا ہے یہاں تک کہ اس کی بارگاہ سے وابستہ جتنی بھی عبادتیں ہیں ان میں اولین درجہ نماز کو قرار دیا ہے۔بارگاہ الٰہی میں نماز کی اسی حیثیت واہمیت کے پیش نظر مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے کبھی اسے دین کا ستون قرار دیا فرمایا:

''الصلاۃ عمادالدین''(نماز دین کا ستون ہے)

کبھی جنت کی کنجی بتایا فرمایا''الصلاۃ مفتاح الجنۃ''(نماز جنت کی کنجی ہے)کبھی مومن کی معراج بتایا فرمایا''الصلاۃ معراج المومنین''اورکبھی''جعلت قرۃ عینی فی الصلاۃ''فرما کر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔الغرض بندوں کے لئے عبادتوں میں بارگاہ الٰہی اور بارگاہ مصطفیٰ کا اہم واحسن انتخاب نماز ہے۔

اوریہی وجہ ہے کہ آج نماز کی فرضیت کو چودہ سوسال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی اس کی اہمیت وحیثیت وافادیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔اوراسلامی ساری اطاعتوں وعبادتوں میں نماز ہی وہ واحد عبادت ہے جس کے تمام پہلوؤں کو بیان کرنے میں شارع سے لے علماء وصلحاء تک سبھی نے زبردست اہتمام کیا ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی درج ذیل عبارت سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔آپ فرماتے ہیں

''ان الصلاۃ اعظم العبادات شاناواوضحھا برھاناواشھرھافی الناس وانفعھافی النفس ولذلک اعتنی الشارع ببیان فضلھاوتعیین اوقاتھاوشروطھاوارکانھاوآدابھا ورخصھاونوافلھااعتناء عظیمالم یفعل فی سائرانواع الطاعات وجعلھامن اعظم شعائرالدین''[حجۃ اللہ البالغہ ،ص ۱۵ ۳]

(نماز تمام عبادات میں عظیم الشان عبادت ہے مومن کے ایمان کی سب سے واضح دلیل اورلوگوں میں سب سے زیادہ مشہور ہے اورنسل انسانی کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے ۔اسی لئے شارع نے اس کی فضیلت ،اس کے اوقات کے تعین ،اس کی شرائط،اس کے ارکان،اس کے آداب،اس کی رخصتوں اورنوافل کے بیان کرنے میں اس قدر اہتمام فرمایا ہے۔کہ طاعات کی بقیہ انواع میں اتنا اہتمام نہیں فرمایا اورنماز کو دین کے شعائر میں سے ایک عظیم شعار قرار دیا ہے۔)

لہٰذا جب یہ بات مسلم ہے کہ بارگاہ الٰہی کے قریب سے قریب تر کر دینے والی عبادت نماز ہے اور جو مرتبہ ومقام نماز کو حاصل ہے کسی دوسری عبادت کو نہیں تو ہر مومن عالم ہو یا غیر عالم اگراس کا دین اسلام سے قدرے لگاؤ ہے اوروہ دین کی خدمت میں کچھ حصہ لے کر اپنے مقدر کو اوج ثریا پر پہنچانے کا خواہش مند ہے اوراللہ نے اسے لکھنے کا ہنر بھی عطا فرمایا ہے تو وہ پہلی فرصت میں نماز کے موضوع کو اپنے قلم کا محور بنانے کی کوشش کرتا ہے۔اسی لئے آج تک اسلامی مسائل پر مشتمل جتنی کتابیں منظر عام پر نظر آئی ہیں ان میں اکثر کتابیں نماز اوراس کے فضائل ومسائل اوراس کے دیگر ابواب پر ہی مشتمل ہوتی ہیں۔

علاوہ ازیں اسلامی جتنی عبادات ہیں اگراس میں غور کیا جائے تو یقیناً یہ بات کھل کر سامنے آجائے گی کہ ہر عبادت میں مقدار وتعداد کو بڑا دخل ہے،حج میں طواف کعبہ کے کتنے چکر ہیں؟

کتنے روزے فرض ہیں؟

زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟

اسی طرح نماز میں بھی تعداد کو بڑا دخل حاصل ہے کہ بندے پر کتنی نمازیں فرض ہیں، کتنی واجب، کتنی سنن اور کتنے نوافل؟ اور ان فرض، واجب، سنن اور نوافل نمازوں کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟

لہٰذا یہی امر کارفرما رہا کہ چند دنوں پیشتر احادیث کے حوالے سے رکعات نماز کی تعداد سے متعلق پاکستان سے ایک استفتاء احقر کو موصول ہوا جب اس کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا اور کتب کی مراجعت کی تو بہت تعجب ہوا کہ عام کتابوں میں اس موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے نماز کی فضیلت و وعید پر مشتمل احادیث تو بہت سی کتابوں میں موجود ہیں البتہ رکعات نماز کی تفصیل میں احادیث بہت کم کتابوں میں نظر آئیں اگر کہیں مل بھی گئیں تو مکمل اور مفصل اور مصرح نہیں۔

اسی لئے فتوی لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا کہ اس کو مکمل کر لیا جائے اور فتوی میں اجمال سے کام لے لیا جائے اور اس موضوع پر مستقل ایک کتاب ترتیب دے کر باذوق قارئین کے لئے اس کو شائع کر دیا جائے۔ اللہ کا فضل ہوا کہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور کتاب قارئین کے ہاتھوں میں۔

اس کتاب (رکعات نماز کا ثبوت احادیث اور فقہ حنفی کے آئینے میں) میں ابھی بہت کچھ ہوسکتا تھا مگر میں نے سردست اتنا ہی کرنے کی کوشش کی ہے جتنا کہ کتاب کے موضوع سے ظاہر ہے۔ فرض، واجب سنت ونفل نمازوں کی رکعات کی تعداد کے ثبوت میں خاص کر صحاح ستہ کا سہارا لیا ہے لیکن جہاں صحاح ستہ میں موضوع کے مطابق کوئی حدیث نظر نہیں آئی یا حدیث تو ملی مگر اس میں صاف صراحت نہیں ملی تو دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے۔

اور چونکہ احناف پر اہل حدیث (غیر مقلد) احادیث سے روگردانی اور اپنی من مانی

کا الزام بھی لگاتے رہتے ہیں اس لئے فقہ حنفی کی کتب معتبرہ سے بھی ہر نماز کا ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ باور کرایا ہے کہ فقہ حنفی میں مقرر کردہ رکعات نماز احادیث سے ہی مستنبط ہیں۔ اور یہ احناف کی اپنی اختراع نہیں ہے۔

میں نے اس کتاب کو ترتیب دینے میں اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے قارئین سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی پائیں تو درگزر فرمائیں اور مجھے رجوع کرنے کا موقع عنایت فرمائیں۔

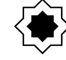
آخر میں محترم حضرت العلام محمد افروز صاحب قادری چریا کوٹی مدظلہ کا بہت بہت شکرگزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کو ملاحظہ فرمایا اور مفید و کارآمد مشوروں سے نوازا نیز کتاب کے لئے بطور تقریظ 'حرفِ نیاز' کے عنوان سے ایک اہم مضمون لکھ کر کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے میں میرا تعاون فرمایا۔

اور محبّ گرامی وقار محمد ثاقب رضا قادری صاحب لاہور حفظہ اللہ کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے نماز کے اس اہم باب کی جانب میری توجہ مبذول کرائی اور کتاب کی تکمیل پر انہوں نے کتاب کی سیٹنگ تزئین وغیرہ کے کام میں میری رہنمائی فرمائی۔

اللہ ان دونوں حضرات کو دارین کی نعمتوں سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی



احادیث نبویہ کی روشنی میں
فرض نمازوں کا اجمالی بیان

بخاری شریف میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

"جاء رجل إلى رسول اللّٰه ﷺ من أهل نجد ثائر الرأس يسمع دوى صوته ، ولا يفقه ما يقول حتى دنا فإذا هو يسأل عن الإسلام ، فقال رسول اللّٰه ﷺ: خمس صلوات فى اليوم والليلة ، فقال : هل على غيرها ؟ قال: لا، إلا أن تطوع"

یعنی نجد کا رہنے والا ایک شخص -جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے- رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جارہی تھی مگر اس کی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ ہاں! جب وہ قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ اِسلام کی بابت پوچھ رہا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ بھی کچھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے کچھ پڑھ لے۔[۱/ ۱۱، ۱۲، باب الایمان ،باب الزکوۃ من الاسلام]

بخاری شریف میں دوسرے مقام پر حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

" أن النبى ﷺ بعث معاذا رضى الله عنه إلى اليمن فقال ادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأنى رسول الله ﷺ فإن هم

أطاعوا لذلك فأعلمهم أن اللّٰه قد افترض عليهم خمس صلوات فى كل يوم وليلة"

یعنی نبی ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: تم انہیں یہ شہادت دینے کی دعوت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس کو مان لیں تو انہیں یہ بتلاؤ کہ اللہ تعالی نے دن اور رات میں ان پر پانچ وقت کی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔[۱/ ۱۸۷ ،باب وجوب الزکوۃ]

بخاری شریف میں ایک اور مقام پر ہے :

"عن ابن شهاب أن عمر بن عبد العزيز أخر العصر شيئا فقال له عروة أما إن جبريل قد نزل فصلى أمام رسول الله ﷺ فقال عمر اعلم ما تقول يا عروة قال: سمعت بشير بن أبى مسعود يقول سمعت أبا مسعود يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول نزل جبريل فأمنى فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه يحسب بأصابعه خمس صلوات"

یعنی ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک روز عمر بن عبدالعزیز نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کردی تو ان سے حضرت عروہ نے کہا کہ جبرئیل آئے اور حضور ﷺ کو امام بن کر نماز پڑھائی۔عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے عروہ! جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود سے انہوں نے ابومسعود سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور میرے امام بنے۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کو شمار کرتے تھے۔) [۱/ ۴۵۷،باب ذکر الملائکۃ]

مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

" نهينا أن نسأل رسول الله ﷺ عن شيء فكان يعجبنا أن يجيء الرجل من أهل البادية العاقل فيسأله ونحن نسمع فجاء رجل من أهل البادية فقال يا محمد أتانا رسولک فزعم لنا أنک تزعم أن اللّٰه أرسلک قال صدق قال فمن خلق السماء قال اللّٰه قال فمن خلق الأرض قال اللّٰه قال فمن نصب هذه الجبال وجعل فيها ما جعل قال اللّٰه قال فبالذى خلق السماء وخلق الأرض ونصب هذه الجبال آللّٰه أرسلک قال نعم قال وزعم رسولک أن علينا خمس صلوات فى يومنا وليلتنا قال صدق قال فبالذى أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا زكاة فى أموالناقال صدق قال فبالذى أرسلک آللّٰه أمرک بهذا قال نعم قال وزعم رسولک أن علينا صوم شهر رمضان فى سنتنا قال صدق قال فبالذى أرسلک آلله أمرک بهذا قال نعم قال زعم رسولک أن علينا حج البيت من استطاع إليه سبيلا قال: صدق قال ثم ولى قال والذى عثک بالحق لا أزيد عليهن ولا أنقص منهن فقال النبى ﷺ لئن صدق ليدخلن الجنة "[، ۱/ ۳۰، ۳۱، کتاب الایمان]

یعنی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (زیادہ) سوال کرنے سے روک دیا گیا تھا اس لیے ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی تھی کہ کوئی سمجھدار دیہاتی آئے اور وہ آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم بھی سنیں۔ اتفاقاً ایک دیہاتی آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: اے محمد ﷺ آپ کا قاصد ہمارے ہاں

آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اللہ نے آپ کو اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اس دیہاتی نے کہا: آسمان کو کس نے بنایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے، اس نے عرض کیا: زمین کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا ان پہاڑوں کو کس نے بنایا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اس دیہاتی نے عرض کیا اس اللہ کی قسم جس نے آسمان بنایا، زمین بنائی، پہاڑ قائم کیے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے؟۔ فرمایا: ہاں بے شک۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ دن رات میں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم پر اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے؟۔ فرمایا: ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے عرض کیا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں۔ دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد کہتا تھا کہ سال میں ماہ رمضان کے روزے بھی ہم پر فرض ہیں۔ فرمایا ہاں اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا آپ ﷺ کو اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم بھی دیا ہے؟۔ فرمایا ہاں، دیہاتی نے عرض کیا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا تھا کہ ہم میں سے جس کو زادِ راہ کی استطاعت ہو اس پر بیت اللہ کا حج کرنا بھی ضروری ہے۔ فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی پشت پھیر کر یہ کہتا ہوا چلا گیا قسم ہے اس اللہ کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں ان باتوں میں نہ زیادہ کروں گا اور نہ کم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

سنن نسائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

" سأل رجل رسول اللّٰہ ﷺ فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ کم افترض اللّٰہ عز و جل علی عبادہ من الصلوات قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا قال یا رسول اللہ هل قبلهن أو بعدهن شیئا قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمسا فحلف الرجل لا یزید علیه شیئا ولا ینقص منه شیئا قال رسول اللہ ﷺ إن صدق لیدخلن الجنة "

یعنی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول ﷺ ان نمازوں کے آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ اس شخص نے قسم کھائی کہ میں اب ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگیا۔

[۱/۵۴،باب کم فرضت فی الیوم واللیلة]

☆ الحاصل مندرجہ بالا احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

اب ہم نماز پنجگانہ اور جملہ واجب سنت اور نفل نمازوں کی رکعات کا تفصیلی بیان احادیث نبویہ کی روشنی میں قلمبند کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فرض نمازوں کی رکعتوں کا بیان

نماز فجر کی فرض رکعتوں کا بیان

فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ حضرت سیار بن سلامہ سے مروی بخاری شریف کی درج ذیل حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں

" دخلت أنا وأبی علی أبی برزة الأسلمی فسألناه عن وقت الصلوات فقال کان النبی ﷺ ......یصلی الصبح فینصرف الرجل فیعرف جلیسه ، وکان یقرأ فی الرکعتین ، أو إحداهما ما بین الستین إلی المئة"

یعنی میں اور میرے والد ابو برزہ اسلمی سے ملنے گئے، ہم نے ان سے نماز کے اوقات سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ.... نبی ﷺ فجر کی نماز اس وقت ادا کرتے جب کہ اتنی روشنی ہو جاتی کہ آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا۔ اور آپ دونوں رکعتوں میں یا ایک میں سو سے ساٹھ آیات تک تلاوت فرماتے تھے۔ [۱/۱۰۶،باب القراءة فی الفجر]

نیز مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر نکلے اور میں لوٹا اٹھائے آپ ﷺ کے ساتھ ہوگیا اور جب نبی ﷺ تشریف لائے وضو وغیرہ کیا اور نماز کے لیے چلے تو میں آپ کے ساتھ تھا آگے حدیث کے اصل الفاظ ملاحظہ فرمائیں :

"حتى نجد الناس قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلى لهم فأدرك رسول الله ﷺ إحدى الركعتين فصلى مع الناس الركعة الآخرة فلما سلم عبد الرحمن بن عوف قام رسول الله ﷺ يتم صلاته فأفزع ذلك المسلمين فأكثروا التسبيح فلما قضى النبى ﷺ صلاته أقبل عليهم ثم قال أحسنتم أو قال قد أصبتم يغبطهم أن صلوا الصلاة لوقتها"

یہاں تک کہ ہم نے لوگوں کو پایا کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو امام بنا لیا ہے، انہوں نے ان کو نماز پڑھائی، رسول اللہ ﷺ کو دو رکعتوں میں سے ایک رکعت ملی اور آپ ﷺ نے لوگوں کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی۔ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کو پورا کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اس بات پر مسلمان پریشان ہوگئے تو وہ کثرت سے تسبیح پڑھنے لگے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز پوری کرلی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا: تم نے ٹھیک کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ تم نے نماز کو اس کے وقت میں اُدا کیا۔

[مسلم، ۱/۱۸۰، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم إذا تأخر الإمام، سنن ابو داود، ۱/۲۰، باب المسح على الخفين]

ابوداؤد شریف میں حضرت قیس بن عمرو سے مروی فرماتے ہیں:

"رأى رسول الله ﷺ رجلا يصلى بعد صلاة الصبح ركعتين فقال رسول الله ﷺ صلاة الصبح ركعتان. فقال الرجل إنى لم أكن صليت الركعتين اللتين قبلهما فصليتهما الآن فسكت رسول الله ﷺ"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ صبح کی نماز دو رکعت ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں اس وقت وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[۱/۱۸۰، باب التطوع، باب من فاتته متى يقضيها]

سنن نسائی میں ابوقتادہ سے مروی ہے انہیں ان کے والد نے بتایا کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو

"وكان يفعل ذلك فى صلاة الصبح يطول فى الأولى ويقصر فى الثانية"

یعنی نماز فجر کی پہلی رکعت میں طوال مفصل اور دوسری رکعت میں قصار مفصل تلاوت فرماتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۱۳، باب تقصير القيام فى الركعة الثانية من الظهر]

☆ الحاصل: ۔ مذکورہ بالا صحیح مسلم، سنن ابوداؤد اور سنن نسائی کی احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے

☆☆☆☆☆

نماز ظہر کی فرض رکعات کا ثبوت

ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے

بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظھر بالمدینة أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف میں نماز ظہر چار رکعت ادا فرمائی۔

[۱/ ۲۰۹، باب من بات بذی الحلیفة حتی أصبح]

اسی میں حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی الظھر فی الأولیین بأم الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الأخریین بأم الکتاب ویسمعنا الآیة"

یعنیعبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر میں شروع کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور اخیر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے۔

[۱/۱۰۷، باب یقرأ فی الاخرتین بفاتحة الکتاب]

☆ بخاری شریف کی درج بالا احادیث سے ظاہر ہے کہ ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت ہے۔

مسلم شریف میں ابوسعید خدری سے روایت ہے :

"أن النبی ﷺ کان یقرأ فی صلاة الظھر فی الرکعتین الأولیین فی کل رکعة قدر ثلاثین آیة وفی الأخریین قدر خمس عشرة آیة أو قال نصف ذلک وفی العصر فی الرکعتین الأولیین فی

کل رکعة قدر قراءة خمس عشرة آیة وفی الأخریین قدر نصف ذلک"

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کی مقدار پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پندرہ آیات کی مقدار اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔[مسلم شریف، ۱/۱۸۶، باب القراءت فی الظھر والعصر]

سنن ترمذی میں ابن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

" صلینا مع النبی ﷺ الظھر بالمدینة أربعا "

یعنی ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعت پڑھی۔

[سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۲، باب التقصیر فی السفر]

سنن نسائی میں بھی حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

" أن النبی ﷺ صلی الظھر بالمدینة أربعا"

یعنینبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

[سنن نسائی: ۱/ ۵۶، باب صلاة العصر فی السفر]

سنن نسائی کبری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت فرماتے ہیں :

" بینما أنا أصلی مع رسول اللّٰہ ﷺ صلاة الظھر فسلم رسول اللّٰہ ﷺ من رکعتین ، فقام رجل من بنی سلیم ، فقال یارسول اللّٰہ ﷺ أقصرت الصلاة أم نسیت ؟ فقال رسول اللّٰہ ﷺ لم تقصر ولم أنس ، فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ إنما صلیت

رکعتین ، فقال رسول اللّٰہ ﷺ أحق ما یقول ذو الیدین ؟ قالوا نعم ، فقام فصلی بھم رکعتین''

(ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر پڑھی آپ ﷺ نے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا۔ اس پر بنی سلیم کا ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کمی کر دی گئی یا آپ بھول گئے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہ نماز میں کمی ہوئی نہ میں بھولا۔ تو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے دو ہی رکعت پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟۔ لوگوں نے کہا ہاں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر انہیں دو رکعتیں اور پڑھائیں۔

[۱/۳۰۰، کتاب الصلاۃ]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی فرماتے ہیں کہ:

'' قال النبی ﷺ أتی جبریل علیہ السلام النبی ﷺ فقال قم فصل وذلک دلوک الشمس حین مالت الشمس فقام فصلی الظھر أربعا.''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور کہا: کھڑے ہو جائیں، نماز پڑھیں اور وہ سورج ڈھلنے کا وقت تھا۔ چنانچہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعت اَدا فرمائی۔ [۱/۳۶۱، **باب عدد رکعات الصلوات الخمس**]

الحاصل:۔ صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ نماز ظہر کی (فرض) نماز چار رکعات ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

نماز عصر میں فرض رکعات چار ہیں جیسا کہ مسلم شریف اور سنن ابوداؤد میں حضرت عمران بن حصین سے مروی فرماتے ہیں:

''أن رسول اللّٰہ ﷺ صلی العصر فسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزلہ فقام إلیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان فی یدیہ طول فقال یا رسول اللّٰہ فذکر لہ صنیعہ وخرج غضبان یجر رداء ہ حتی انتھی إلی الناس فقال أصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم''

یعنی رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے تین رکعات کے بعد سلام پھیر دیا پھر اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کھڑا ہوا جسے خرباق کہا جاتا ہے اور اس کے ہاتھ بھی لمبے تھے، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے جو کیا وہ آپ ﷺ کو اس نے یاد دلا دیا۔ آپ ﷺ غصہ میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور لوگوں تک پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ سچ کہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک رکعت اور پڑھا کر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ [**مسلم، ۱/۲۱۴، باب السھو فی الصلاۃ والسجود لہ، سنن ابوداود، ۱/۱۴۶، باب فی سجدۃ السھو**]

☆ حدیث مذکور سے صاف ثابت ہے کہ عصر میں چار رکعت نماز فرض ہے۔

علاوہ ازیں سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

''قال النبی ﷺ أتی جبریل علیہ السلام..... حین کان ظلہ

مثله فقال قم فصل فصلى العصر أربعا''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے...اس وقت جب کہ سایہ ایک مثل ہوگیا اور کہا کہ کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عصر کی چار رکعت نماز اَدا فرمائی۔[۳۶۱/۱،باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ اس حدیث سے بھی عصر کی نماز فرض کا چار رکعت ہونا ثابت ہے

الحاصل: درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نمازِ مغرب کی فرض رکعات

نمازِمغرب کی فرض رکعات تین ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابن شہاب سے مروی وہ حضرت سالم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:

" كان ابن عمر ، رضى الله عنهما يجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة . قال سالم وأخر ابن عمر المغرب ، وكان استصرخ على امرأته صفية بنت أبى عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت الصلاة فقال سر حتى سار ميلين ، أو ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى ﷺ يصلى إذا أعجله السير وقال عبد الله رأيت النبى ﷺ إذا أعجله السير يؤخر المغرب فيصليها ثلاثا ثم يسلم''

یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ نیز سالم نے بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نمازمغرب کومؤخر کردیا تھا اور جب کہ ان کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید کی علالت کی خبر ملی میں نے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا، انہوں نے کہا: چلے چلو، میں نے کہا پھر کہا کہ

نماز کا وقت ہوگیا انہوں نے کہا بڑھے چلو، یہاں تک کہ دو یا تین میل چل لیے پھر اترے اور نماز پڑھی پھر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، جب آپ ﷺ کو جلدی جانا ہوتا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہتے اور تین رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرتے۔ [۱۴۸/۱ باب يصلى المغرب ثلاثا فى السفر]

☆ بخاری شریف کی درج بالا حدیث مبارک سے ظاہر ہے کہ مغرب (فرض) نماز تین رکعت ہے۔

نیز مسلم شریف میں حضرت شہاب سے مروی:

" ان عبيدالله بن عبدالله بن عمر أخبره أن أباه قال جمع رسول الله ﷺ بين المغرب والعشاء ليس بينهما سجدة وصلى المغرب ثلاث ركعات''

یعنی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے) اور آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ [مسلم، ۴۱۷/۱،باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتى المغرب والعشاء]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

" قال رسول الله ﷺ أتانى جبريل عليه السلام حين طلع الفجر وذكر الحديث وقال فى وقت المغرب ، ثم أتانى حين سقط القرص فقال قم فصل فصليت المغرب ثلاث ركعات ، ثم

أتانی من الغد حین سقط القرص فقال قم فصل فصلیت المغرب ثلاث رکعات''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس طلوع فجر کے وقت جبریل آئے اورحدیث ذکر کی اور کہا وقت مغرب کے سلسلے میں کہ پھر آئے جبریل میرے پاس جب سورج کی ٹکیہ ختم ہوگئی پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کی پھر دوسرے روز پھر اسی وقت میرے پاس آئے پس کہا کہ کھڑے ہوجائیں نماز پڑھیں تو میں نے مغرب کی تین رکعات اُدا کی۔ [سنن دارقطنی، ۱/۴۸۷]

حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے فرماتی ہیں:

''کان أول ما افترض علی رسول اللّٰہ ﷺ الصلاۃ رکعتان رکعتان ، إلا المغرب ، فإنها کانت ثلاثا ''

یعنی رسول اللہ ﷺ پر اولاً دو دو رکعت نماز فرض ہوئی سوائے مغرب کے کہ وہ تین رکعت ہوئی۔ [مسند احمد ۶/۲۷۲]

☆ الحاصل: صحیح مسلم، سنن دارقطنی اور مسند احمد کی مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب میں فرض نماز تین رکعت ہے۔

نماز عشا کی فرض رکعات

عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

بخاری شریف میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

''شکا أهل الکوفة سعدا إلی عمر رضی اللّٰہ عنہ فعزله واستعمل علیهم عمارا ، فشکوا ، حتی ذکروا أنه

لا یحسن یصلی ، فأرسل إلیه فقال: یا أبا إسحاق إن هؤلاء یزعمون أنک لا تحسن تصلی ؟ قال أبو إسحاق أما أنا واللّٰہ فإنی کنت أصلی بهم صلاۃ رسول اللّٰہ ﷺ ما أخرم عنها ، أصلی صلاۃ العشاء ، فأرکد فی الأولیین ، وأخف فی الأخریین قال کذاک الظن بک یا ابا إسحاق''

یعنی کوفہ والوں نے حضرت عمر سے حضرت سعد کی شکایت کی حضرت عمر نے حضرت سعد کو معزول فرمادیا اور عمار کو ان کا گورنر بنادیا انہوں نے حضرت سعد کی بہت زیادہ شکایتیں کیں یہاں تک کہ وہ نماز بھی درست نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت عمر نے انہیں بلا کر ان سے کہا کہ اے ابو اسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تھے۔ حضرت سعد بولے۔ خدا کی قسم! ان کے ساتھ میں نے ویسی نماز ادا کی ہے جیسی حضور ﷺ کی نماز ہوتی تھی، چنانچہ میں عشا کی نماز پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو ہلکی پڑھتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! تم سے یہی امید تھی۔

[۱/۱۰۴، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات کلها فی الحضر والسفر]

☆ بخاری کی مذکور بالا حدیث سے صاف طور پر ثابت ہے کہ عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نیز مسند احمد میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں:

''صلیت مع رسول اللّٰہ ﷺ فی الحضر والسفر فصلی الظهر فی الحضر أربعا وبعدها رکعتین وصلی العصر أربعا ولیس بعدها شیء وصلی المغرب ثلاثا وبعدها رکعتین وصلی العشاء

أربعا وصلى فى السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين وليس بعدها شيء والمغرب ثلاثا وبعدها ركعتين والعشاء ركعتين وبعدها ركعتين''

یعنیحضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضر میں اور سفر میں ۔ نبی ﷺ نے حضر میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی چار رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی تین رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت اور عشا کی چار رکعت پڑھی اور سفر میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر دو رکعت اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب تین رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اور عشاء دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت ۔[۹۰/۲]

اور معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت صرد بن ابو مبارک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

''سمعت حبيب بن أبى فضالة المكى، قال : لما بنى هذا المسجد مسجد الجامع، قال وعمران بن حصين جالس فذكروا عنده الشفاعة، فقال رجل من القوم: يا أبا نجيد لتحدثونا بأحاديث ما نجد لها أصلا فى القرآن، فغضب عمران بن حصين، وقال لرجل قرأت القرآن؟

قال: نعم، قال: وجدت فيه صلاة المغرب ثلاثا، وصلاة العشاء أربعا، وصلاة الغداة ركعتين، والأولى أربعا، والعصر أربعا؟ قال: لا، قال: فعمن أخذتم هذا الشأن؟ألستم أخذتموه عنا، وأخذناه عن رسول الله ﷺ''

یعنی میں نے حبیب بن ابو فضالہ مکی کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب یہ جامع مسجد

بنائی گئی تو ایک روز عمران بن حصین اس میں تشریف فرما تھے، لوگوں نے ان کے سامنے شفاعت کا ذکر کیا، اتنے میں ایک آدمی بول پڑا: اے ابو نجید! ہم سے وہ حدیثیں بیان کریں کہ ہم قرآن میں جن کی اصل پائیں ۔ عمران بن حصین نے غضبناک لہجے میں اس سے فرمایا کہ کیا تو نے قرآن پڑھا ہے؟ اس نے کہا: ہاں ۔ فرمایا کہ کیا تو اس میں نماز مغرب کی تین، عشا کی چار، فجر کی دو، اور ظہر وعصر کی چار رکعتیں پاتا ہے ۔ اس نے کہا نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب تم نے کس سے لیا؟ کیا تم نے یہ سب ہم سے نہیں لیا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ۔[۱۲۶/۱۳]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

''قال النبى ﷺ أتى جبريل عليه السلام.... حين غاب الشفق فقال: قم فصل فصلى العشاء الآخرة أربعا ''

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ غروب شفق کے وقت جبریل میرے پاس آئے، اور اس وقت اندھیرا چھا چکا تھا، تو مجھ سے کہا کہ: کھڑے ہو جائیں اور نماز پڑھیں تو آپ نے عشا کی چار رکعت نماز ادا فرمائی ۔

[۱/۳۶۱، باب عدد ركعات الصلوات الخمس]

☆ الحاصل:۔ مسند احمد، معجم الکبیر للطبرانی اور سنن دارقطنی کی مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ عشا کی فرض نماز چار رکعت ہے۔



جمعہ کی فرض رکعات کا بیان

جمعہ میں فرض نماز دو رکعت ہے جیسا کہ سنن نسائی میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے مروی ہے فرماتے ہیں:

'' قال عمر صلاة الجمعة ركعتان''

یعنی حضرت عمر نے فرمایا جمعہ کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۵۹،باب عددصلاۃالجمعۃ]

اور مسلم شریف میں حضرت عبیداللہ ابن ابورافع سے مروی فرماتے ہیں :

'' استخلف مروان أبا هريرة على المدينة وخرج إلى مكة فصلى لنا أبو هريرة الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة (إذا جاء ک المنافقون)''

یعنی مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کیا اور وہ مکہ مکرمہ نکل گیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو انہوں نے سورۃ الجمعہ کے بعد دوسری رکعت میں سورۃ (إِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُونَ) پڑھی۔

[مسلم، ۱/۲۸۷،باب فی قراءۃسورۃ الجمعۃ والمنافقین....فی صلاۃ الجمعۃ]

☆ مسلم شریف کی اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

نیز سنن ابوداؤد میں حضرت نافع سے روایت ہے :

'' أن ابن عمر رأى رجلا يصلي ركعتين يوم الجمعة في مقامه فدفعه وقال أتصلي الجمعة أربعا''

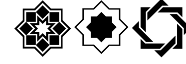
یعنی عبداللہ ابن عمر نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اسی جگہ (جہاں اس نے جمعہ کی دو رکعت نماز ادا کی تھی) نماز ادا کرتے دیکھا تو آپ نے اس کو ہٹایا اور فرمایا کہ کیا جمعہ کی چار رکعت نماز پڑھ رہا ہے (یعنی جمعہ کی نماز تو دو رکعت ہے تو اسی جگہ جہاں پر ابھی جمعہ کی دو رکعت پڑھی ہیں دو اور پڑھ رہا ہے گویا جمعہ کی چار رکعت پڑھ رہا ہے؟۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۶۰،باب الصلاۃبعدالجمعۃ]

☆ اس حدیث پاک میں بھی جمعہ کی فرض نماز کا دو رکعت ہونا واضح ہے

الحاصل :۔مندرجہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں ثابت ہوا کہ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔





نماز قصر کا بیان

حالت سفر میں نمازوں کی رکعات

مسافر شخص پر از روئے شرع چار رکعتی فرض نماز میں صرف دو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔احادیث کی روشنی میں قصر نمازوں کی تفصیل ملاحظہ ہو:

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

”إن اللہ فرض الصلاة علی لسان نبیکم ﷺ علی المسافر رکعتین وعلی المقیم أربعا“

(یقیناً اللہ تعالیٰ نے نماز کو فرض فرمایا تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر مسافر کے لئے دو رکعت اور مقیم کے لئے چار رکعت)[صحیح مسلم، ۱/۲۴۱: کتاب صلاة المسافرین وقصرها]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں صاف صراحت ہے کہ مسافر کے لئے چار رکعت والی نماز میں قصر ہے یعنی اسے دو رکعت ادا کرنا ہے۔

اور حضرت شعبہ نے حضرت یحییٰ بن یزید سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک سے نبی ﷺ کی نماز قصر کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا

”کان رسول اللہ ﷺ إذا خرج مسیرة ثلاثة أمیال أو ثلاثة فراسخ شعبة الشاک صلی رکعتین“

(رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (راوی حضرت شعبہ کو اس میں شک ہے) کے لئے نکلتے تھے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے)[صحیح

مسلم، ۱/۲۴۲: کتاب صلاة المسافرین وقصرها]

اس حدیث پاک سے بھی صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں قصر نماز ادا فرماتے تھے یعنی چار رکعت والی نماز دو رکعت ادا فرماتے تھے۔

نیز حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد اور وہ نبی کریم ﷺ سے مروی **”أنه صلی صلاة المسافر بمنی وغیره رکعتین“** (نبی کریم ﷺ نے منی اور اس کے علاوہ میں سفر کی نماز دو رکعت ادا فرمائی)[صحیح مسلم، ۱/۲۴۳: کتاب صلاة المسافرین وقصرها]

☆ یہ حدیث پاک بھی اس بات کی صاف گواہی دے رہی ہے کہ مسافر کی نماز دو رکعت ہے۔

تنبیہ: بندوں کے لئے سفر میں جو رخصت ہے وہ صرف فرائض میں ہے واجب اور سنن ونوافل میں نہیں انہیں حالت سفر میں ہو یا حالت حضر میں مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں:

”صلیت مع النبی ﷺ فی الحضر والسفر ، فصلیت معه فی الحضر الظهر أربعا وبعدها رکعتین ، وصلیت معه فی السفر الظهر رکعتین وبعدها رکعتین ، والعصر رکعتین ولم یصل بعدها شیئا ، والمغرب فی الحضر والسفر سواء ، ثلاث رکعات ، لا ینقص فی حضر ولا سفر ، وهی وتر النهار ، وبعدها رکعتین“

(یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حضر وسفر میں نماز ادا کی نبی ﷺ کے ساتھ میں نے حضر میں نماز ظہر چار رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور سفر میں ظہر دو رکعت پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) اور عصر دو رکعت اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی اور مغرب حضر وسفر دونوں میں برابر تین رکعات نہ حضر میں کم نہ سفر میں اور وہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعت (سنت)

پڑھی)[سنن ترمذی، ۱/۱۲۳،باب ماجاء فی التطوع فی السفر]

نیز حضرت عبداللہ ابن عمر ہی سے مروی ہے

’’أن النبی ﷺ کان یتطوع فی السفر قبل الصلاۃ وبعدھا‘‘

(یعنی نبی کریم ﷺ سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نفل ادا فرماتے تھے)[مرجع سابق]

☆ الحاصل:۔ سنن ترمذی کی مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ حالت سفر میں چار رکعت والی فرض نماز میں قصر ہے،یعنی اس میں دو رکعت ادا کرنا ہے اس کے علاوہ میں نہیں نیز نماز کے بعد اور اس سے پہلے کے سنن ونوافل اور وتر وغیرہ واجب نمازیں حسب معمول ادا کی جائیں گی۔ان کو نہ ترک کیا جائے گا نہ اس میں تخفیف ہوگی۔



واجب نمازوں کی رکعات کا بیان احادیث میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

نماز وتر تین رکعات ہیں۔

سنن ابوداؤد میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں

’’قال رسول اللہ ﷺ الوتر حق علی کل مسلم فمن أحب أن یوتر بخمس فلیفعل ومن أحب أن یوتر بثلاث فلیفعل ومن أحب أن یوتر بواحدۃ فلیفعل‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے تو جو پانچ رکعت وتر پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھے اور اگر تین رکعت وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۰۱،باب کم الوتر]

☆ اس حدیث مبارک میں نماز وتر تین رکعات سے پانچ رکعات تک ہے یعنی اگر کوئی تین رکعات نماز وتر پڑھنا چاہے تو تین پڑھے اور اگر پانچ پڑھنا چاہے تو پانچ۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

’’کان النبی ﷺ یوتر بثلاث یقرأ فیھن بتسع سور من المفصل یقرأ فی کل رکعۃ بثلاث سور آخرھن قل ھو اللہ أحد وفی الباب عن عمران بن حصین وعائشۃ وابن عباس وأبی أیوب و عبد الرحمن بن ابزی عن أبی کعب یروی أیضا عن عبد الرحمن بن أبزی عن النبی ﷺ ھکذا روی بعضھم فلم یذکر فیہ عن أبی وذکر بعضھم عن عبد الرحمن بن أبزی عن أبی قال

أبو عيسى وقد ذهب قوم من أهل العلم من أصحاب النبیﷺ وغیرهم إلی هذا ورأوا أن یوتر الرجل بثلاث قال سفیان إن شئت أوترت بخمس وإن شئت أوترت بثلاث وإن شئت أوترت برکعة قال سفیان والذی أستحب أن یوتر بثلاث رکعات وهو قول ابن المبارک وأهل الکوفة ''

یعنی رسول اللہﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورۃ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصین عائشہ ابن عباس ابوایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزی سے بھی روایت ہے..... امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں فقہا صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ پانچ رکعت تین رکعت ایک رکعت جتنی چاہے پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارک اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ [سنن ترمذی:۱/۱۰۶، باب فی الوتر بثلاث]

☆ سنن ترمذی کی درج بالا حدیث پاک میں حضرت علی سے نبی کریمﷺ کے وتر نماز تین رکعت ثابت ہے۔ اور امام ترمذی فرماتے ہیں فقہاء صحابہ کی ایک جماعت کا یہی عمل ہے کہ نماز وتر تین رکعت ہے علاوہ ازیں سفیان ثوری کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ان کے نزدیک بھی وتر تین رکعت ہی ادا کرنا مستحب ہے اور حضرت عبداللہ ابن مبارک اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

سنن نسائی میں حضرت ابی بن کعب سے مروی:

''أن رسول اللہﷺ کان یوتر بثلاث رکعات''

یعنی اللہ کے رسولﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۱، باب کیف الوتر بثلاث]

اسی میں حضرت عباس سے مروی ہے :

''کان رسول اللہﷺ یوتر بثلاث''

یعنی رسول اللہﷺ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ [ایضا]

سنن دارقطنی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

'' قال رسول اللّٰہ ﷺ وتر اللیل ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب''

یعنی عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا رات کے وتر تین رکعت ہیں جیسے دن کی وتر نماز مغرب ہے۔

[۲/۹/۳۴۹، الوتر ثلاث کثلاث المغرب]

☆ سنن نسائی اور سنن دارقطنی کی درج بالا روایتوں میں بھی نبی کریمﷺ کے حوالے سے تین رکعت وتر کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل :۔ عشاء کے بعد وتر نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں میں دو دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف اور سنن نسائی میں حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی درج ذیل حدیث پاک میں ہے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں :

''أن رسول اللهﷺ خرج يوم أضحى أو فطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها''

[سنن نسائی، ۱/۱۸۰،باب الصلاۃقبل العیدین وبعدھا]

یعنی رسول اللہﷺ عید اضحیٰ یا عید فطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماادا فرمائی نہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔[مسلم: ۱/۲۹۱ کتاب العیدین]

☆ مسلم شریف کی درج بالا حدیث مبارک میں نبی کریمﷺ سے عید الفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

اور سنن نسائی میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

''صلاة الأضحى ركعتان وصلاة الفطر ركعتان ''

یعنی بقر عید کی نماز دو رکعت ہے اور عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۷۸،باب عددصلاۃ العیدین]

نیز صحیح ابن خزیمہ میں حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

'' قال عمر صلاة الأضحى ركعتان و.....صلاة الفطر ركعتان''

یعنی حصرت عمر نے فرمایا کہ عید اضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے اور عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے۔

☆ سنن نسائی اور صحیح ابن خزیمہ کی درج بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔

الحاصل: عید الفطر اور عید اضحیٰ میں دو رکعت نماز واجب ہے۔

☆☆☆☆☆



احادیث میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ

رکعتوں کا اجمالی ذکر

دن رات کی پنج وقتہ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعات کی تعداد بارہ رکعت ہے

مسلم شریف میں زوجۂ رسول ﷺ حضرت ام حبیبہ سے مروی فرماتی ہیں :

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ما من عبد مسلم یصلی للّٰہ کل یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا غیر فریضة إلا بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة أو إلا بنی له بیت فی الجنة"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بندہ اللہ کے لیے ہر دن بارہ رکعت نماز نفل غیر فرض اَدا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے یا بنائے گا۔ [مسلم، ۱/۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبیان عددهن]

☆ اس حدیث پاک میں اس بات کی صاف صراحت ہے کہ نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

اور یہی حکم نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ام حبیبہ سے مروی سنن نسائی کی درج ذیل حدیث سے بھی ثابت ہے۔فرماتی ہیں

" سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول من رکع ثنتی عشرة رکعة فی یومه ولیلته سوی المکتوبة بنی اللّٰہ له بها بیتا فی الجنة". [سنن

نسائی، ۱/۱۹۹، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلة]

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اور حضرت ام حبیبہ سے ہی مروی فرماتی ہیں :

"قال النبی ﷺ من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة"

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نماز پڑھیں تو اس کے لیے ان رکعتوں کے باعث جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/۱۷۸، باب التطوع ورکعات السنة]

☆ حضرت ام حبیبہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ روزانہ فرض نماز کے علاوہ سنت (مؤکدہ) نماز بارہ رکعت ہے۔

نیز سنن ترمذی میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

" قال رسول اللّٰہ ﷺ من ثابر علی ثنتی عشرة رکعة من السنة بنی اللّٰہ له بیتا فی الجنة أربع رکعات قبل الظهر ورکعتین بعدها ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ رکعت سنتوں پر مداومت کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا چار رکعت ظہر سے پہلے دو رکعت اس کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشا کے بعد اور دو رکعت

فجر سے پہلے۔[سنن ترمذی: ۱/۹۴،باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة من السنة]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعات کی تعداد کے ساتھ ان کی ادائیگی کا وقت بھی ذکر ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث میں اجمالاً نماز پنجگانہ کی جملہ سنن مؤکدہ کی تعداد بارہ ذکر کی گئی ہے۔یعنی نماز پنجگانہ میں جملہ سنن مؤکدہ بارہ رکعات ہیں۔

ہم ذیل میں ان تمام سنن مؤکدہ کا تفصیلی بیان قلمبند کرتے ہیں۔

احادیث کریمہ میں سنن مؤکدہ رکعات کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

نماز فجر میں فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل حدیث سے یہ بات ثابت ہے وہ فرماتی ہیں :

’’کان رسول اللّٰہ ﷺ إذا سکت المؤذن بالأولی من صلاة الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین قبل صلاة الفجر بعد أن یستبین الفجر ثم اضطجع علی شقه الأیمن حتی یأتیه المؤذن للإقامة‘‘

یعنی جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کے خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ صبح صادق کے بعد نماز فجر سے پہلے کھڑے ہو کر مختصر سی دو رکعت نماز پڑھتے اور اپنے

بائیں پہلو پر آرام فرماتے تھے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے آجاتا۔

[بخاری، ۱/۸۷،کتاب الاذان،باب من انتظر الاقامة، مسلم، ۱/۲۵۴،باب صلاة اللیل]

صحیح بخاری ہی میں حضرت عائشہ سے دوسری روایت ہے فرماتی ہیں :

’’لم یکن النبی ﷺ علی شیء من النوافل أشد منه تعاهدا منه علی رکعتی الفجر‘‘

یعنی نبی ﷺ کسی نفل کا اس قدر التزام نہ فرماتے جس قدر فجر کی دو رکعتوں پر پابندی فرماتے۔[بخاری،۱/۱۵۶،کتاب التہجد ،باب تعاهد رکعتی الفجر]

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں:

’’أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظهر و رکعتین قبل الغداة‘‘

یعنی نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعت نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری، ۱/۱۵۷ ،باب الرکعتان قبل الظهر]

مزید فرماتی ہیں :

’’کان النبی ﷺ یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والإقامة من صلاة الصبح‘‘

یعنی نبی کریم ﷺ نماز فجر میں اذان اور اقامت کے دوران دو رکعتیں مختصر سی پڑھتے تھے۔

[بخاری، ۱/۸۷،باب الاذان بعدالفجر ،مسلم، ۱/۲۵۰ ،باب استحباب رکعتی سنة الفجر]

نیز مسلم شریف میں حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی فرماتی ہیں :

"عن النبی ﷺ قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا"

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔[مسلم، ۱/۲۵۱ باب استحباب سنۃ رکعتی الفجر]

مزید فرماتی ہیں :

"إن النبی ﷺ لم یکن علی شیء من النوافل أشد معاھدۃ منہ علیٰ رکعتین قبل الصبح"

یعنی بیشک نبی ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ اہتمام صبح کی سنتوں کا کرتے تھے۔[ایضا]

اسی صحیح مسلم میں حضرت حفصہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"کان إذا سکت المؤذن من الأذان لصلاۃ الصبح، وبدا الصبح، رکع رکعتین خفیفتین قبل أن تقام الصلاۃ"

یعنی جب مؤذن اَذان کہہ لیتا اور صبح صادق شروع ہو جاتی تو آپ جماعت قائم ہونے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔[ایضا ص ۲۵۰]

☆ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی بخاری ومسلم کی درج بالا احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ فجر کی فرض نماز سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"اخبرتنی حفصۃ أن رسول اللہ ﷺ کان یصلی قبل الصبح رکعتین"

یعنی مجھے حضرت حفصہ نے خبر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[سنن نسائی، ۱/۱۹۷، ۱۹۸، باب وقت رکعتی الفجر]

سنن ابن ماجہ میں ان سنتوں کی قضا سے متعلق ہے :

"عن قیس بن عمرو قال رأی النبی ﷺ رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال النبی ﷺ صلاۃ الصبح مرتین ؟ فقال لہ الرجل إنی لم أکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھا ، فصلیتھما قال فسکت النبی ﷺ."

یعنی حضرت قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا صبح کی نماز دو بار ہے اس نے عرض کی کہ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں وہ پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

[سنن ابن ماجہ: ص ۸۰، باب فیمن فاتتہ الرکعتان قبل صلاۃ الفجر]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا احادیث میں بھی فجر کی دو رکعت نماز سنت مؤکدہ کی صراحت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نماز فجر میں دو رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

ظہر کی سنتوں کا ثبوت

ظہر کی ابتدائی سنت مؤکدہ رکعات

نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔ ملاحظہ ہو:

بخاری شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے :

''أن النبی ﷺ کان لا یدع أربعا قبل الظہر''

یعنی نبی ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

[بخاری: ۱/ ۱۵۷، باب الرکعتان قبل الظہر]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز ظہر کے فرض سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

سنن ابوداؤد، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں :

''من حافظ علی أربع رکعات قبل الظہر وأربع بعدها حرمه اللّٰه علی النار''

یعنی جو شخص ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعات نماز (نوافل) کا اہتمام کرے، اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۱۸۰، باب الاربع قبل الظہر وبعدها، سنن ترمذی: ۱/ ۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظہر، سنن ابن ماجه، ص ۸۱، باب ماجاء فیمن صلی قبل الظہر اربعا وبعدها اربعا]

اسی میں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

''أربع قبل الظہر لیس فیهن تسلیم تفتح لهن أبواب السماء''

یعنی (نبی ﷺ نے فرمایا) ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے تو پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

[سنن ابوداود، ۱/ ۱۸۰، باب الاربع قبل الظہر وبعدها]

☆ حضرت حفصہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ بالا دونوں احادیث سے ثابت ہوا کہ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

''سألت عائشة عن صلاة رسول اللّٰه ﷺ عن تطوعه فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظہر أربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین''

میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر نکل کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر داخل ہو کر دو رکعت ادا فرماتے۔

[صحیح مسلم، ۱/ ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے فرض ادا کرنے سے پہلے چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی فرماتے ہیں :

"كان النبی ﷺ يصلی قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين"

یعنی حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[۱/۹۶، باب ماجاء فی الأربع قبل الظہر]

سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

"يصلی قبل الظهر أربعا وبعدها ثنتين". [سنن نسائی، ۱/۱۰۱، الصلاة قبل العصر]

یعنی نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمائی۔

☆ سنن ترمذی اور سنن نسائی کی مندرجہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ظہر سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ثبوت موجود ہے۔

الحاصل:۔ احادیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) اَدا فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆

بعدِ ظہر سنت مؤکدہ رکعتوں کا بیان

ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے:

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں :

"صليت مع رسول الله ﷺ ركعتين بعد الظهر"

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت پڑھیں۔

[صحيح بخاری، ۱/۱۵۶، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی، سنن مسلم،]

☆ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نماز ظہر کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

" كان رسول الله ﷺ إذا فاتته الأربع قبل الظهر، صلاها بعد الركعتين بعد الظهر"

یعنی نبی ﷺ سے اگر ظہر سے قبل کی چار سنتیں فوت ہو جاتیں تو آپ انہیں ظہر کی دو رکعتوں کے بعد اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه، ص ۸۰، باب من فاتته الأربع قبل الظهر]

سنن نسائی میں حضرت ام سلمہ سے مروی فرماتی ہیں :

" أن النبی ﷺ صلی فی بيتها بعد العصر ركعتين مرة واحدة وأنها ذكرت ذلك له فقال هما ركعتان كنت أصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما حتى صليت العصر"

یعنی نبی ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں اور جب

آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ میں ظہر کے بعد جو دو رکعت پڑھتا ہوں آج میں انہیں نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ میں نے نماز عصر پڑھ لی تو یہ وہ دو رکعت نماز ہے۔[۱/۶۷،باب الرخصة فی الصلاة بعدالعصر]

☆ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے مروی درج بالا احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ کا نماز ظہر کے بعد دو رکعت (سنت مؤکدہ) ادا کرنے کا ذکر موجود ہے۔

الحاصل:۔احادیث مذکورہ سے ظہر کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ثابت ہے۔

مغرب کی سنت مؤکدہ رکعات کا ثبوت

مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے: جیسا کہ
صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں :

”صلیت مع رسول اللّٰہ ﷺ .....رکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء“

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشا کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔[صحیح بخاری، ۱/۱۵۶،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی،صحیح مسلم]

☆ مذکورہ حدیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ :

” ما أحصی ما سمعت من رسول اللہ ﷺ یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاة الفجر ب بقل یا أیها

الکافرون وقل هو الله أحد“

میں نے بار بار رسول اللہ ﷺ کو مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءة فیهما]

☆ اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرمانا ثابت ہے۔

سنن نسائی میں عبداللہ بن عمر سے مروی ہے :

”أن رسول اللّٰه ﷺ کان یصلی بعد المغرب رکعتین فی بیته“

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت اَدا فرماتے تھے۔[سنن نسائی،۱/۱۰۰،باب الصلاة بعدالظہر]

☆ اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ سے مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں انہیں سے مروی ہے فرماتے ہیں :

”صلیت مع النبی ﷺ رکعتین بعد المغرب فی بیته“

یعنی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ مغرب کے بعد دو رکعت نماز آپ ﷺ کے گھر میں اَدا کی۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸،باب ماجاء أنه یصلیهما فی البیت]

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

”کان النبی ﷺ یصلی المغرب ، ثم یرجع إلی بیتی فیصلی

رکعتین“

یعنی نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز اَدا فرمانے کے بعد میرے گھر میں واپس لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه، ص ۸۱، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب]

سنن ترمذی حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

”عن النبی ﷺ (قال) من صلی بعد المغرب عشرین رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة “

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸، باب فضل التطوع ست رکعات بعدالمغرب]

☆ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مؤخر الذکر تینوں احادیث سے یہی ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ مغرب کے بعد دو رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

مؤخر الذکر حدیث سے مغرب کی نماز کے بعد سے عشا تک بیس رکعت نفل نماز ثابت ہے، اس میں دو رکعت ابتدائی سنت (مؤکدہ) اور چھ رکعات اوابین بھی ہیں۔

عشا کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں :

” أن رسول الله ﷺ كان يصلی .... بعد العشاء ركعتين“

یعنی رسول اللہ ﷺ عشا کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

[صحیح بخاری، ۱/۱۲۸، باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها، صحیح مسلم]

مسلم شریف میں ہے :

”عن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ عن تطوعه فقالت.... يصلی بالناس العشاء ويدخل بيتی فيصلی ركعتين“

یعنی عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی نفل نماز ادا کرنے سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے اور میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحیح مسلم، ۱/۲۵۲، باب جواز النافلة قائما وقاعدا]

☆ مذکورہ بالا دونوں احادیث میں عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

نیز بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

”بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث زوج النبی وكان

النبی ﷺ عندها فی لیلتها فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء إلی منزله فصلی أربع رکعات ثم نام ثم قام ثم قال نام الغلیم، أو کلمة تشبهها ثم قام فقمت عن یساره فجعلنی عن یمینه فصلی خمس رکعات ثم صلی رکعتین ثم نام حتی سمعت غطیطه ، أو خطیطه ، ثم خرج إلی الصلاة''

یعنی حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ نبی کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں رات گزاری، نبی ﷺ بھی اس رات وہیں تھے نبی ﷺ عشا کی نماز ادا فرماکے اپنے گھر تشریف لائے چار رکعت نماز ادا کی پھر سوگئے پھر فرمایا کہ بچہ سوگیا یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر کھڑے ہوگئے میں آپ ﷺ کے بائیں کھڑا ہوگیا تو آپ نے مجھے اپنے بائیں جانب کرکے پانچ رکعت نماز ادا فرمائی پھر دو رکعت پڑھی پھر سوگئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ فجر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے

۔[صحیح بخاری، ۱/۲۲، باب السمر فی العلم]

سنن ابو داؤد میں ہے :

''عن ابن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة بنت الحارث فصلی النبی ﷺ العشاء ثم جاء فصلی أربعا ثم نام ثم قام یصلی فقمت عن یساره فأدارنی فأقامنی عن یمینه فصلی خمسا ثم نام حتی سمعت غطیطه أو خطیطه ثم قام فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الغداة''

یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں رات گزاری نبی کریم ﷺ عشا کی نماز ادا فرماکے

تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا فرمائی پھر سوگئے پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے گھما کر مجھے دائیں جانب کرلیا پانچ رکعت پڑھی پھر سوگئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے کھراٹوں کی آواز سنی پھر آپ نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر تشریف لے گئے نماز فجر اَدا فرمائی۔

[سنن ابو داود، ۱/۱۹۲، باب صلاۃ اللیل]

☆ صحیح بخاری اور سنن ابو داؤد کی مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ نبی ﷺ عشا کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت ادا فرماتے یعنی دو سنت مؤکدہ اور دو نفل اور آرام سے اٹھنے کے بعد پانچ رکعت نماز یعنی تین وتر اور دو نفل ادا فرماتے۔

الحاصل:۔ عشا کے بعد دو رکعت سنت (مؤکدہ) ہیں دو رکعت نفل اور تین وتر اور پھر دو نفل، یعنی عشا کے بعد کل سنن ونوافل سوائے تین رکعت وتر واجب کے کل سنن ونوافل چھ رکعت ہیں۔

نماز جمعہ سے قبل کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز پہلے سنت مؤکدہ چار رکعات ہیں:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''کان النبی ﷺ یرکع قبل الجمعة أربعا .''

یعنی نبی ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[سنن ابن ماجه: ص ۷۹، باب ماجاء فی الصلاة قبل الجمعة]

☆ درج بالا حدیث سے نبی کریم ﷺ کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

مجمع الزوائد میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے فرماتے ہیں :

’’ كان رسول الله ﷺ يركع قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا ‘‘

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے

اور جمعہ کے بعد چار رکعت ۔[مجمع الزوائد:۲/۲۳۰]

☆اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا جمعہ سے قبل چار رکعت

نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی :

’’ أنه كان يصلى قبل الجمعة أربعا ‘‘

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[۱۱۸/۱ باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

اورمعجم الکبیر لطبرانی میں ابو اسحاق سے مروی ہے فرماتے ہیں :

’’أن ابن مسعود كان يصلى قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات‘‘

یعنی ابواسحاق سے روایت ہے کہ ابن مسعود جمعہ سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد چار رکعت ۔[معجم الکبیر للطبرانی]

☆ مندرجہ بالا مؤخر الذکر سنن ترمذی اور معجم الکبیر للطبرانی کی دونوں روایتوں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کی نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنے ذکر کیا گیا ہے۔

الحاصل:۔مندرجہ بالا احادیث سے جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

جمعہ کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے :

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے :

’’ قال رسول الله ﷺ إذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعا‘‘

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت نماز ادا کرے۔

[مسلم، ۱/۲۸۸ باب في استحباب اربع ركعات اوالركعتين بعدالجمعة]

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں :

’’عن أبى هريرة قال قال رسول الله ﷺ من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل أربعا‘‘

یعنی حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ چار رکعت پڑھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۷ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ حضرت ابو ہریرہ سے مروی مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے ثابت ہوا کہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت (مؤکدہ) ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

"أنه كان يصلي قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا"

یعنی وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۱۸،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

مجمع الزوائد میں حضرت علقمہ بن قیس سے مروی ہے :

"أن ابن مسعود صلى يوم الجمعة بعد ما سلم الإمام أربع ركعات"

یعنی ابن مسعود نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا فرمائی۔[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

☆ سنن ترمذی اور مجمع الزوائد کی آخری دونوں حدیثوں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کا جمعہ کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

الحاصل:۔درج بالا احادیث سے جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز (سنت مؤکدہ) ادا کرنا ثابت ہے۔

☆☆☆☆☆

احادیث میں سنن غیر مؤکدہ رکعات کا بیان

قبل نماز عصر سنت غیر مؤکدہ رکعات

نماز عصر سے قبل چار رکعت سنت مؤکدہ ہے:

سنن ابوداؤد و ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے :

"عن النبی ﷺ قال رحم اللہ امرأ صلی قبل العصر اربعًا"

یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے جو عصر کی نماز سے قبل چار رکعات پڑھے۔

[ابوداود، ۱/۱۸۰،باب الصلاۃ قبل العصر،سنن ترمذی: ۱/۹۸،باب الاربع قبل العصر]

سنن ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے :

"کان النبی یصلی قبل العصر اربع رکعات"

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعات نماز ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۹۸،باب فی الاربع قبل العصر]

☆ سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی کی مذکورہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ثابت ہوا کہ عصر سے پہلے سنت (غیر مؤکدہ) چار رکعات ہے۔

علاوہ ازیں سنن نسائی میں حضرت عاصم بن ضمرۃ سے مروی ہے انہوں نے حضرت علی سے نبی ﷺ کی نمازوں سے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا :

"یصلی قبل العصر أربعا" [سنن نسائی]

یعنی نبی ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے ۔

☆سنن نسائی کی درج بالا حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

الحاصل: ۔عصر کی فرض نماز سے قبل سنت غیر مؤکدہ چار رکعات ہے ۔

قبل عشا سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کا بیان

عشا سے پہلے کی چار سنتوں کا ذکر کتب احادیث میں نہیں ہے البتہ فقہ حنفی کی کتاب 'الاختیار لتعلیل المختار لابن المودود' میں حضرت عائشہ سے مروی درج ذیل روایت نقل کی گئی ہے جس میں عشا سے قبل چار رکعات سنتوں کا ثبوت موجود ہے :

" أنه عليه الصلاة والسلام كان يصلي قبل العشاء أربعا"

یعنی نبی کریم ﷺ عشا سے پہلے چار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[۷۲/۱]

☆الحاصل: عشاء کے فرض ادا کرنے سے قبل چار رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

جمعه کے بعد کی سنت غیر مؤکدہ رکعات

جمعہ کی نماز کے بعد سنت غیر مؤکدہ دو رکعات ہیں:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے :

"أن رسول الله ﷺ ...، وكان لا يصلي بعد الجمعة حتى ينصرف فيصلي ركعتين"

یعنی رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد واپس آ کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

[صحيح بخاری، ۱۲۸/۱ ،باب الصلاة بعد الجمعة وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت سالم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں :

"أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الجمعة ركعتين"

یعنی نبی کریم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

[مسلم، ۲۸۸/۱ باب في استحباب اربع ركعات او الركعتين بعدالجمعة]

☆ صحیح بخاری وصحیح مسلم کی درج بالا احادیث سے ثابت ہے کہ نبی ﷺ نماز جمعہ (فرض) ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز (سنت غیر مؤکدہ) ادا فرماتے تھے۔

اور سنن ترمذی میں حضرت علی سے مروی ہے :

"أنه أمر أن يصلي بعد الجمعة ركعتين ثم أربعا "

یعنی انہوں نے حکم دیا کہ جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھو اور اس کے بعد چار رکعت۔

[سنن ترمذی: ۱۱۸/۱ ،باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها]

☆ اس روایت میں جمعہ کے بعد کی دو رکعت سنت غیر مؤکدہ اور چار رکعت سنت مؤکدہ کا بیان ہے۔

نیز مجمع الزوائد میں حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے مروی ہے فرماتے ہیں

" كان عبد الله بن مسعود يعلمنا أن نصلي أربع ركعات بعد الجمعة حتى سمعنا قول علي صلوا ستا وقال أبو عبد الرحمن فنحن نصلي ستا"

یعنی عبداللہ بن مسعود ہمیں بتاتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھیں یہاں تک کہ ہم نے حضرت علی کا فرمان سنا کہ چھ رکعت پڑھو اور ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم چھ رکعت پڑھتے تھے۔[مجمع الزوائد ۲/۲۳۰]

اسی میں حضرت قتادہ سے مروی :

"أن ابن مسعود كان يصلي بعد الجمعة ست ركعات"

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود جمعہ کے بعد چھ رکعت اَدا فرماتے تھے۔

[مجمع الزوائد ۲/ ۲۳۰]

☆ مجمع الزوائد کی ان دونوں روایتوں میں بھی چار سنت مؤکدہ اور دو سنت غیر مؤکدہ رکعات کا بیان ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے فرض ادا کرنے کے بعد چھ رکعت نماز ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

پنجگانہ نمازوں کی نفل رکعات کا بیان

بعدِ ظہر نفل رکعتوں کا بیان

ظہر کی سنت بعدیہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔ :

سنن نسائی میں حضرت عنبسہ بن ابوسفیان سے مروی فرماتے ہیں :

"أخبرتني أختي أم حبيبة زوج النبي ﷺ أن حبيبها أبا القاسم ﷺ أخبرها قال ما من عبد مؤمن يصلي أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار أبدا إن شاء الله عز و جل"

یعنی مجھے میری بہن حضرت ام حبیبہ نے بتایا کہ ان کے حبیب ابوالقاسم ﷺ نے انہیں بتایا کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جو ظہر کے بعد چار رکعت نماز اَدا کرے اسے جہنم کی آگ چھوے۔ ان شاءاللہ۔

[۱/ ۲۰۱ باب الاختلاف علی اسماعیل]

☆ الحاصل: اس حدیث پاک سے نماز ظہر ادا کرنے کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا ثابت ہے یعنی دو رکعت سنت مؤکدہ اور دو نفل۔

عشاء کی سنت مؤکدہ کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عشاء کی سنت بعدیہ کے بعد نفل نماز دو رکعت ہے:

سنن ابوداؤد میں حضرت زرارہ بن اوفی سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی

کریم ﷺ کی رات کی نمازوں سے متعلق استفسار کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا :

"كان يصلى صلاة العشاء فى جماعة ثم يرجع إلى أهله فيركع أربع ركعات"

یعنی نبی ﷺ نمازعشا جماعت سے ادا فرمانے کے بعد اپنے گھر والوں میں تشریف لے آتے تھے اوچار رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[سنن ابوداود،۱/۱۹۰، باب صلاۃ اللیل]

☆ اس حدیث پاک میں فرض نماز کے بعد دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل کا مجمل ذکر کیا گیا ہے۔

سنن دارقطنی میں حضرت کعب سے روایت ہے فرماتے ہیں :

"من صلى أربع ركعات بعد العشاء فقرأ فيهن وأحسن ركوعهن وسجودهن كان أجره كأجر من صلاهن فى ليلة القدر"

یعنی جوشخص عشا کی نماز کے بعد چار رکعت نماز بہتر رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرے تو اس کا ثواب شب قدر میں ادا کی گئی نمازوں کے ثواب کے مثل ہوگا۔[۲/۲۶۱، باب تخفيف الصلاة]

☆ اس حدیث پاک میں بھی دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل کا اجمالی ذکر کیا گیا ہے۔

معجم الکبیر للطبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی فرماتے ہیں

"قال رسول الله ﷺ من صلى العشاء فى جماعة وصلى أربع ركعات قبل أن يخرج من المسجد ،كان كعدل ليلة القدر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی

اور مسجد سے نکلنے سے قبل چار رکعات مزید پڑھیں تو وہ شب قدر کے برابر ہوجائیں گی۔[۳۵۱/۱۱]

☆ یہ حدیث پاک بھی دورکعت سنت مؤکدہ اوردونفل نماز کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد وتر سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تھے یعنی دورکعت سنت مؤکدہ اوردورکعت نفل۔

وتر کے بعد نفل رکعتوں کا بیان

وتر نماز کے بعد نبی کریم ﷺ سے دورکعت نماز نفل ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو :

سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت :

"أن رسول الله... ركع ركعتين وهو جالس بعدالوتر"

یعنی رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دورکعت نماز بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۹۱ ،باب فى صلاة الليل]

☆ اس حدیث پاک میں صاف صراحت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دونفل ادا فرماتے تھے۔

سنن ترمذی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں :

"أن النبى ﷺ كان يصلى بعد الوتر ركعتين"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دورکعات ادا فرماتے تھے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸ ،باب ماجاء لاوتران فى ليلة]

☆ اس حدیث میں بھی وتر کے بعد دورکعت نماز نفل کا ذکر ہے۔

سنن نسائی میں حضرت یحییٰ بن کثیر سے مروی انہوں نے فرمایا :

" أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن أنه سأل عائشة عن صلاة رسول اللّٰه ﷺ من الليل فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة تسع ركعات قائما يوتر فيها وركعتين جالسا"

یعنی مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے نبی ﷺ رات کی نماز سے متعلق معلوم کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی ﷺ تیرہ رکعت ادا فرماتے نو رکعات کھڑے ہو کر اسی میں وتر بھی ہوتے اور پھر دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے ۔

[۱/۱۹۶، باب إباحة الصلاة بين الوتر وبين ركعتي الفجر]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی :

"أن النبي ﷺ كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين وهو جالس"

یعنی نبی کریم ﷺ وتر پڑھنے کے بعد ہلکی سی دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے ۔[ص ۸۳، باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسا]

☆ سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی مذکورہ احادیث سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نفل ادا فرماتے تھے ۔

الحاصل :۔ نماز وتر کے نبی کریم ﷺ دو رکعت نماز نفل ادا فرماتے تھے ۔



مختلف سنن ونوافل نمازوں کی رکعتوں کا بیان احادیث کی روشنی میں

نماز تراویح کی رکعتوں کا بیان

یوں تو بہت سی روایتوں سے نماز تراویح کی بیس رکعات ثابت ہیں ہم یہاں چند روایتوں کو نقل کرتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو

سنن کبریٰ بیہقی میں سائب بن یزید سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں :

"كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان بعشرين ركعة"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ بیس رکعت اَدا کرتے تھے ۔[۲/۴۹۶: باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر رمضان]

اور یزید بن رومان فرماتے ہیں :

"كان الناس يقومون في زمان عمر بن الخطاب رضي الله عنه في رمضان بثلاث وعشرين ركعة"

یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور مبارک میں رمضان کے مہینے میں لوگ تئیس رکعت ادا کرتے تھے ۔[ایضا]

ابوالخصیب فرماتے ہیں :

''کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة''

یعنی سوید بن غفلہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے تھے تو پانچ ترویحات سے بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

شتیر بن شکل سے جو اصحاب حضرت علی سے ہیں مروی ہے :

''أنه کان یؤمهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلاث''

یعنی وہ رمضان کے مہینے میں لوگوں کی بیس رکعت میں امامت فرماتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆سنن کبریٰ بیہقی کی مندرجہ بالا روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابوالحسناء سے مروی ہے فرماتے ہیں :

''أن علیا أمر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة.''

یعنی حضرت علی نے ایک شخص کو رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت نماز پڑھانے کا حکم دیا۔[مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۲،۳۹۳:باب کم یصلی فی رمضان من رکعة]

اسی میں حضرت انس بن مالک سے مروی وہ یحیی بن سعید سے روایت کرتے ہیں

'' أن عمر بن الخطاب أمر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة''

یعنی حضرت عمر نے ایک شخص کو لوگوں کو بیس رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔[ایضا]

نیز حضرت نافع ابن عمر سے مروی ہے :

''کان ابن أبی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة''

یعنی ابن ابوملیکہ ہم کو رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔[ایضا]

اور عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں :

''کان أبی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلاث''

یعنی ابی بن کعب رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔[ایضا]

☆ مصنف ان ابی شیبہ کی مذکورہ روایات سے نماز تراویح بیس رکعات ثابت ہے۔

الحاصل :۔مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز تراویح کی رکعات کی تعداد بیس رکعات ہے۔

نماز اشراق کی رکعتوں کا بیان

اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ہے :

سنن ترمذی میں حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''من صلی الفجر فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کأجر حجة وعمرة''

یعنی جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔[: ۱/۱۳۰ ،باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح]

☆ مذکور حدیث پاک سے اشراق کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

معجم الاوسط میں حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں :

"قال رسول اللہ ﷺ من صلی الغداۃ وقعد فی مصلاہ حتی تطلع الشمس ثم صلی أربع رکعات غفر اللہ لہ ذنوبہ"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز فجر ادا کی اور اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر طلوعِ شمس تک بیٹھا رہا پھر طلوع شمس کے بعد چار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔[المعجم الاوسط للطبرانی،۶/۱۰۶]

☆ اس روایت سے چار رکعت نماز اشراق ثابت ہے۔

شعب الایمان للبیہقی میں حضرت حسن بن علی سے مروی فرماتے ہیں :

" سمعت رسول اللہ ﷺ یقول من صلی الغداۃ ثم ذکر اللہ عز وجل حتی تطلع الشمس، ثم صلی رکعتین أو أربع رکعات لم تمس جلدہ النار"

یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھی تو اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔[شعب الایمان للبیہقی،۵/۴۳۰]

☆ اس روایت میں دو سے چار رکعت تک نماز اشراق کا بیان ہے

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث سے اشراق کی نماز دو رکعت سے چار رکعت تک ثابت ہے۔

نماز چاشت کی رکعتوں کا بیان

نماز چاشت دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے۔جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

"أوصانی النبی ﷺ برکعتی الضحی"

یعنی مجھے نبی ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ [صحیح بخاری، ۱/۱۵۶،باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی]

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

"عن النبی ﷺ أنہ قال یصبح علی کل سلامی من أحدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وأمر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزء من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی"

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں جو کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے تو ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (اَلْحَمْدُ للہ کہنا) صدقہ ہے اور ہر تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا) اور ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اچھائی کا حکم دینا اور برائی روکنا صدقہ ہے اور سب صدقات کا متبادل چاشت کی نماز کی دو رکعتوں کا پڑھ لینا ہے۔[مسلم، ۱/۲۵۰،باب استحباب صلاۃ الضحیٰ]

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی :

"أمرنی رسول اللہ ﷺ برکعتی الضحی"

یعنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی دو رکعتوں کا حکم فرمایا۔[سنن نسائی، ۱/۲۵۲،باب صوم النبی ﷺ]

سنن ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" قال رسول اللّٰہ ﷺ من حافظ علی شفعة الضحی غفر له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کی حفاظت کرے (یعنی ان کو ادا کرے) اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ [سنن ترمذی: ۱/۱۰۸ ،باب ماجاء فی صلاۃ الضحی،سنن ابن ماجہ: ص ۹۸ ،باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ]

☆ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی مندرجہ بالا روایات سے چاشت کی نماز دو رکعت ثابت ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت معاذہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا:

"كم كان رسول اللّٰہ ﷺ يصلی صلاة الضحی قالت أربع ركعات ويزيد ما شاء" [ایضاص ۲۴۹]

یعنی نبی کریم ﷺ نماز چاشت کتنی رکعت ادا فرماتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ چار رکعت اور زیادہ جو چاہتے پڑھتے۔ [مسلم]

☆ صحیح مسلم کی اس حدیث پاک میں نماز چاشت چار رکعت بلکہ اس اس بھی زیادہ پڑھنے کا بیان ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

" ما أنبأ أحد أنه رأى النبی ﷺ صلی الضحی غير أم هانی ذكرت أن النبی ﷺ يوم فتح مكة اغتسل فی بيتها فصلی ثمان ركعات فما رأيته صلی صلاة أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود"

یعنی ہم سے حضرت ام ہانی کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا، کہ ہم نے نبی ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز ادا فرمائیں اور میں نے کوئی نماز اس سے ہلکی نہیں دیکھی ہے بجز اس کے کہ وہ رکوع اور سجود پورا کرتے تھے۔

[۱/ ۱۴۹ ،باب من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوات وقبلها]

صحیح مسلم میں حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی:

" أنه لما كان عام الفتح أتت رسول اللّٰہ ﷺ وهو بأعلى مكة قام رسول اللّٰہ ﷺ إلى غسله فسترت عليه فاطمة ثم أخذ ثوبه فالتحف به ثم صلی ثمان ركعات سبحة الضحی"

یعنی وہ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئیں جب آپ ﷺ مکہ کے بلند حصہ پر تھے رسول اللہ ﷺ غسل فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت فاطمہ نے آپ پر پردہ کر دیا پھر آپ ﷺ نے غسل کے بعد اپنے اوپر ایک کپڑا لپیٹا پھر چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائیں۔

[مسلم، ۱/۱۵۳ ،باب تستر المغتسل بثوب ونحوه]

☆ بخاری اور مسلم کی درج بالا احادیث میں آٹھ رکعت نماز چاشت کا بیان ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا:

"قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی الضحی ثنتی عشرة ركعة بنی اللّٰہ قصرا فی الجنة من ذهب"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی بارہ رکعات نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ [سنن ترمذی: ۱/ ۱۰۸ ،باب ماجاء فی صلاۃ الضحیٰ]

☆ سنن ترمذی کی اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے بارہ رکعات نماز چاشت پڑھنے کا حکم عطا فرمایا ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔

نماز اوابین کی رکعات

مغرب کی نماز کے بعد اوابین کی نماز چھ رکعت ہے:

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

" قال رسول الله ﷺ من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔[سنن ترمذی : ۱/۹۸،باب ماجاء فضل التطوع ست ركعات بعدالمغرب]

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی فرماتے ہیں :

"أن النبي ﷺ قال من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم بينهن بسوء ، عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نوافل) پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات نہ کہے تو یہ اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہے۔ [سنن ابن ماجہ: ص ۸۱،باب ماجاء فی الست الركعات بعدالمغرب]

☆ الحاصل:۔سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی درج بالا روایتوں سے ثابت ہوا کہ اوابین کی نماز چھ رکعت ہے۔

نماز تہجد کی رکعتوں کا بیان

تہجد کی نماز دو رکعت سے بارہ رکعت تک ہے:

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" إذا استيقظ الرجل من الليل وأيقظ امرأته فصليا ركعتين كتبا من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات"

جب کوئی مرد رات میں بیدار ہو تو اپنی بیوی کو جگائے اور پھر دونوں دو رکعت نماز اَدا کریں تو دونوں اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔

[ص ۹۴،باب فيمن أيقظ أهله من الليل]

☆ درج بالا حدیث مبارک میں دو رکعت نماز تہجد کا بیان ہے۔

نیز حضرت عائشہ سے نبی ﷺ کی رمضان کی راتوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے متعلق معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ، ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة يصلي أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي أربعا فلا تسل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي ثلاثا"

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان ہو یا غیر رمضان گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت سے متعلق تو پوچھو ہی مت پھر چار رکعت پڑھتے ان کی عمدگی اور طوالت کیا کہنے! اس کے بعد تین

رکعت اَدا فرماتے۔[بخاری ،باب قیام النبی باللیل، مسلم، ۱/ ۲۵۴ ، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ]

☆ اس حدیث پاک سے آٹھ رکعت نماز تہجد کا ثبوت ملتا ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور سنن ابوداؤد میں حضرت کریب سے مروی فرماتے ہیں :

" أن ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهي خالته فاضطجعت في عرض وسادة واضطجع رسول الله ﷺ وأهله في طولها فنام حتى انتصف الليل ، أو قريبا منه فاستيقظ يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ عشر آيات من آل عمران ثم قام رسول الله ﷺ إلى شن معلقة فتوضأ فأحسن الوضوء ثم قام يصلي فصنعت مثله فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح"

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات گزاری میں بستر کے عرض میں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ بستر کے طول میں لیٹے آپ سو گئے یہاں تک کہ آدھی رات یا اس کے لگ بھگ گزر گئی۔آپ اپنا چہرہ مبارکہ ملتے ہوئے بیدار ہوئے پھر سورۂ آل عمران کی دس آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اچھی طرح وضو فرمایا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے میں نے بھی آپ کی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے

کان ملنے لگے۔ پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر دو رکعت، پھر وتر پڑھے پھر مؤذن کے آنے تک لیٹ گئے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت اَدا فرمائیں پھر نکل کر صبح کی نماز ادا فرمائی۔[بخاری شریف ۱/۱۳۵ ،باب فی الوتر، مسلم، ۱/ ۲۶۰ ،باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل،ابو دائود، ۱/ ۱۹۴ ،باب فی صلاۃ اللیل]

☆ بخاری، مسلم اور سنن ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث مبارک بارہ رکعت نماز تہجد کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

الحاصل:۔ مذکورہ بالا احادیث کریمہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ سے تہجد کی نماز دو سے بارہ رکعات تک ثابت ہے۔

نوٹ:۔ اکثر کتب میں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات تک بیان کی جاتی ہے البتہ موخر الذکر بخاری شریف کی حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ سے سونے کے بعد بارہ رکعت نماز پڑھنے کا ثبوت موجود ہے جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہجد کی نماز بارہ رکعت بھی ادا فرمائی ہے۔هذا ما عندی والعلم عند الله عزوجل ورسوله ﷺ

نماز تحیۃ الوضوء کی رکعتوں کا بیان

وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے :

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو فرمانے کے بعد فرمایا :

"قال رسول الله ﷺ من توضأ نحو وضوئي هذا ثم صلى ركعتين لا يحدث فيهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه"

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے اور دل میں کوئی دنیوی خیال نہ لائے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔[بخاری، ۱/۲۸، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا...... مسلم، ۱/۱۲۰، باب صفة الوضوء وكماله، ابوداؤد...... نسائی، ۱/۱۲، باب المضمضة والاستنشاق]

☆ الحاصل: ۔درج بالا حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنی چاہیئے۔

نماز تحیة المسجد کی رکعات

مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہیئے :

بخاری شریف میں حضرت عمرو بن سلیم زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انہوں نے کہا :

”قال النبى ﷺ إذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلى ركعتين“

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔[۱/۱۵۶، باب ماجاء فى التطوع مثنى مثنى]

صحیح مسلم، سنن ترمذی اور نسائی میں ابوقتادہ سلمی سے مروی ہے :

” أن رسول الله ﷺ قال إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين قبل أن يجلس“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔[مسلم، ۱/۲۴۸، باب استحباب تحية المسجد، ترمذی: ۱/۷۱، باب اذا دخل أحدكم المسجد: سنن نسائی، ۱/۸۵، باب الأمر بالصلاة قبل الجلوس فيه]

☆ الحاصل: احادیث بالا سے ثابت ہوا کہ تحیة المسجد کی نماز دو رکعت ہے۔

صلاة التسبيح کی رکعات

صلاۃ التسبیح چار رکعت ہے :

سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

”أن رسول الله ﷺ قال للعباس بن عبد المطلب يا عباس يا عماه ألا أعطيك ألا أمنحك ألا أحبوك ألا أفعل بك عشر خصال إذا أنت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك أوله وآخره قديمه وحديثه خطأه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته عشر خصال أن تصلى أربع ركعات تقرأ فى كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة فإذا فرغت من القراء ة فى أول ركعة وأنت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وأنت راكع عشرا ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشرا ثم تهوى ساجدا فتقولها وأنت ساجد عشرا ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع رأسك فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون فى كل ركعة تفعل ذلك فى أربع ركعات إن استطعت أن تصليها فى كل يوم مرة فافعل فإن لم تفعل ففى كل جمعة مرة فإن لم تفعل ففى كل شهر مرة فإن لم تفعل ففى كل سنة مرة فإن لم تفعل ففى عمرك مرة“

یعنی رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے چچا

جان کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو فائدہ نہ پہنچاؤں۔ کیا میں آپ کو ایسی دس باتیں نہ سکھاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، سہواً اور قصداً کیے گئے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور کھلے سب گناہ بخش دے؟ اور وہ دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھیں اور پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہونے کے بعد حالت قیام میں پندرہ مرتبہ ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ﴾ کہیں پھر دس مرتبہ یہی کلمات رکوع میں کہیں، پھر سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں جا کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ، تو یہ ہر رکعت میں پچھتر مرتبہ ہیں۔ طرح چاروں رکعتوں میں اسی طرح کریں۔ اگر ہو سکے تو یہ صلوٰۃ التسبیح روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو ہر سال میں ایک مرتبہ اور اگر اتنا بھی نہ ہو سکے تو کم سے کم زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔

[سنن ابوداؤد، ۱/۱۸۳، ۱۸۴، باب صلاۃ التسبیح، سنن ابن ماجہ: ص ۹۹، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح]

سنن ترمذی میں حضرت ابووہب سے مروی ہے فرماتے ہیں :

'' سألت عبد اللّٰه بن المبارک عن الصلاة التی یسبح فیها ؟ قال یکبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا إله إلا غیرک ثم یقول خمس عشرة مرة سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أکبرُ ثم یتعوذ ویقرأ ﴿ بسم اللّٰه الرحمٰن الرّحیم ﴾ و فاتحة الکتاب

وسورة ثم یقول عشر مرات سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أکبرُ ثم یرکع فیقولها عشرا ثم یرفع رأسه فیقولها عشرا ثم یسجد فیقولها عشرا ثم یرفع رأسه ویقولها عشرا ثم یسجد الثانیة فیقولها عشرا یصلی أربع رکعات علی هذا فذلک خمس وسبعون تسبیحة فی کل رکعة یبدأ فی کل رکعة بخمس عشر تسبیحة ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فإن صلی لیلا فأحب إلی أن یسلم فی کل رکعتین وإن صلی نهارا فإن شاء سلم وإن شاء لم یسلم قال أبو وهب وأخبرنی عبد العزیز بن أبی رزمة عن عبد اللّٰه أنه قال یبدأ فی الرکوع بسبحان ربی العظیم وفی السجود بسبحان ربی الأعلی ثلاثا ثم یسبح التسبیحات ''

یعنی میں نے عبداللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: تکبیر کہے پھر ثناء پڑھے پھر پندرہ مرتبہ کہے :

﴿سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أکبرُ﴾ پھر ﴿ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیم (اور) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ﴾ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر دس مرتبہ ﴿سبحانَ اللّٰهِ والحمدُ لِلّٰهِ ولا إلهَ إلّا اللّٰهُ واللّٰهُ أکبرُ ﴾ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ انہیں کلمات کو پڑھے اور چاروں رکعتیں اسی انداز میں ادا کرے۔ پس یہ ہر رکعات میں پچھتر تسبیحات ہوئیں۔ ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے پھر قراءت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے اور اگر رات کو نماز ادا کرے تو مجھے ہر دو رکعتوں پر بعد سلام پھیرنا پسند ہے اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو

رکعتوں کے بعد سلام پھیرے یا نہ پھیرے۔ابو وہب فرماتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے عبداللہ کے بارے میں بتایا کہ ان کا کہنا ہے کہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ﴾ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى﴾ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔[سنن ترمذی: ۱/۱۰۹، باب فی صلاۃ التسبیح]

☆ الحاصل: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ صلاۃ التسبیح کی چار رکعات ہیں۔

(نماز خسوف و نماز کسوف کی رکعات)

سورج گرہن و چاند گرہن کی نماز کی رکعتوں کا بیان

سورج گرہن اور چاند گرہن ہونے پر دو رکعت نماز پڑھنا چاہئے جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا:

"انکسفت الشمس علی عهد رسول اللهﷺ فصلی رکعتین"

یعنی رسول اللہﷺ کے دورِ مبارک میں سورج گرہن لگا تو نبیﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔[بخاری، ۱/۱۴۵، باب الصلاۃ فی کسوف القمر]

سنن کبریٰ للبیہقی میں ابوبکرہ سے مروی:

"أن النبیﷺ صلی رکعتین مثل صلاتکم هذه فی کسوف الشمس والقمر"

یعنی رسول اللہﷺ نے سورج اور چاند گرہن میں تمہاری نمازوں کی طرح دو رکعت نماز ادا فرمائی۔[السنن الکبری للبیهقی]

نیز انہیں سے سنن نسائی میں روایت ہے فرماتے ہیں:

"کنا جلوسا عند النبیﷺ فکسفت الشمس فوثب یجر ثوبه فصلی رکعتین حتی انجلت"

یعنی ہم رسول اللہﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔رسول اللہﷺ تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو رکعات ادا فرمائیں حتی کہ سورج گرہن ختم ہوگیا۔

[سنن نسائی، ۱/۱۶۴، باب الامر بالصلاۃ عند الکسوف]

سنن ابوداؤد میں حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا:

"کسفت الشمس علی عهد رسول اللهﷺ فخرج فزعا یجر ثوبه وأنا معه یومئذ بالمدینة فصلی رکعتین فأطال فیهما القیام ثم انصرف وانجلت"

یعنی رسول اللہﷺ کے دورمبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ گھبرائے ہوئے اور اپنے کپڑے (چادر) گھسیٹتے ہوئے نکلے۔میں اس دن مدینہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان میں قیام کو لمبا فرمایا پھر آپ واپس پلٹے تو سورج روشن ہوگیا۔[سنن ابو دائود: ۱/۱۶۸، کتاب الکسوف]

☆ الحاصل:۔احادیث مذکورہ سے سورج اور چاند گرہن کی دو رکعت نماز ثابت ہے۔

فائدہ۔سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

نماز استسقاء کی رکعات

ایام قحط میں دو رکعت نماز ادا کرنا سنت ہے:

صحیح بخاری میں عباد بن تمیم سے مروی وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا

"رأیت النبی ﷺ یوم خرج یستسقی قال فحول إلی الناس ظهره واستقبل القبلة یدعو ثم حول رداءه ثم صلی لنا رکعتین جهر فیهما بالقراءة"

یعنی عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقا کی نماز کے لیے نکلے، تو لوگوں کی جانب اپنی پشت اطہر کر کے، قبلہ رو ہو کر دعا فرمانے لگے پھر اپنی چادر اُلٹ دی پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت فرمائی۔

[بخاری، ۱/ ۱۳۹، باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء]

اسی میں ہے :

"عباد بن تمیم عن عمه أن النبی ﷺ استسقی فصلی رکعتین وقلب رداءه"

یعنیعباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے استسقاء کی نماز پڑھی تو دو رکعتیں پڑھیں اور پھر اپنی چادر الٹ دی۔[بخاری: ۱/ ۱۴۰. باب صلاة الاستسقاء رکعتین]

سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ میں ہشام بن اِسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے مروی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا :

"أخبرنی أبی قال أرسلنی الولید بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وکان أمیر المدینة إلی ابن عباس أسأله عن صلاة رسول الله ﷺ فی الاستسقاء فقال خرج رسول الله ﷺ متبذلا متواضعا متضرعا حتی أتی المصلی زاد عثمان فرقی علی المنبر ثم اتفقا ولم یخطب خطبکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر ثم صلی رکعتین کما یصلی فی العید"

یعنی مجھ کو ولید بن عتبہ نے جو عثمان بن عتبہ کے بقول مدینہ منورہ کے امیر تھے حضرت ابن عباس کی خدمت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقا کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا: نبی ﷺ سادہ لباس میں عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ عیدگاہ میں تشریف لائے عثمان نے زیادہ کیا کہ نبی ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا بلکہ دعا گریہ وزاری اور تکبیر میں برابر مشغول رہے پھر نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں۔[سنن ابوداود، ۱/ ۱۶۵ باب صلاة الاستسقاء، سنن ترمذی: ۱/ ۱۲۴، باب فی صلاة الاستسقاء: سنن نسائی، ۱/ ۱۷۲، باب کیف صلاة الاستسقاء، سنن ابن ماجه: ص ۹۰، باب ماجاء فی الاستسقاء]

☆ الحاصل :۔ مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں استسقاء کی نماز دو رکعت اَدا کرنا ثابت ہے۔

نماز استخارہ کی رکعتوں کا بیان

کسی بھی معاملہ میں استخارہ کرنے کے لئے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے۔

صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا :

"کان رسول الله ﷺ یعلمنا الاستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا کالسورة من القرآن یقول إذاهم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم یقول اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم

فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته''

یعنی رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے، جس طرح قرآن کی سورت ہمیں سکھاتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا اِرادہ کرے تو فرض کے علاوہ دو رکعت (نفل نماز) پڑھے پھر یہ دعا پڑھے :

''اللهم إنی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم فإنک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغیوب اللهم إن کنت تعلم أن هذا الأمر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمری وآجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وإن کنت تعلم أن هذا الأمر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبة أمری أو قال فی عاجل أمر وآجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به قال ویسمی حاجته''

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کی درخواست کرتا ہوں، تو قدرت والا ہے مجھے قدرت نہیں، تو علم رکھتا ہے لیکن مجھے علم نہیں، تو

غیب کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے دین اور معاش اور نتیجہ کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے لیے اس میں آسانی پیدا فرما، پھر اس میں میرے واسطے برکت عطا کر۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر میرے لیے میرے دین اور معاش اور انجام کار کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے باز رکھ اور میرے نصیب میں بھلائی لکھ دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے راضی رکھ، آپ ﷺ نے فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔ [بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارة، ۲/۹۴۴، سنن ابوداود، ۱/۲۱۵، باب الاستخارہ، سنن ترمذی: ۱/۱۰۹، باب فی صلاة الاستخارة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، باب ماجاء فی صلاة الاستخارة]

☆ الحاصل: ۔صحیح بخاری، سنن ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کی مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں ثابت ہوگیا کہ اِستخارہ کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز حاجت کی رکعتوں کا بیان

جب کسی بندہ کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور دعا مانگے۔

سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن ابواوفی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا :

''قال رسول الله ﷺ من کانت له إلی الله حاجة أو إلی أحد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی الله ولیصل علی النبی ﷺ ثم لیقل ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ‘‘

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالی کی حمد وثنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اور درج ذیل دعا پڑھے :

’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَکَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ‘‘

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بردبار بزرگی والا ہے پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہیں اور میں ہر نیکی میں آسانی مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے تمام گناہ بخش دے میرے غموں کو دور فرمادے کیے اور میری ہر حاجت جو تیری رضا کے مطابق ہو پوری فرمادے، اے تمام مہربانوں سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے۔

[سنن ترمذی: ۱/۱۰۸، ۱۰۹، باب فی صلاة الحاجة: سنن ابن ماجه: ص ۹۸، ۹۹ باب ماجاء فی صلاة الحاجة]

☆ الحاصل:۔ درج بالا حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازِ حاجت دو رکعت ہے۔

نماز توبہ کی رکعتوں کا بیان

اگر کوئی بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہونا چاہے تو توبہ سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔

سنن ابوداؤد اور ابن ماجہ میں اسماء بن حکم فزاری سے مروی انہوں نے حضرت علی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر نے سچ فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا :

’’ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر اللّٰه إلا غفر اللّٰه له ثم قرأ هذه الآية (والذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا اللّٰه)إلى آخر الآية‘‘

یعنی کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرے، اور اس پر اللہ تعالی اسے معاف نہ فرمائے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ...إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) (اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

[سنن ابوداود، ۱/۲۱۳، باب فی الاستغفار: سنن ابن ماجه: ص ۱۰۰، باب ماجاء فی ان الصلوٰة كفارة]

☆ الحاصل:۔ حدیث بالا سے ثابت ہوا کہ نمازِ توبہ دو رکعت ادا کرنا چاہیے۔



رکعاتِ نماز کاثبوت فقہ حنفی کی روشنی میں

فرض نمازوں کی رکعات کا اجمالی بیان

ہر مسلمان عاقل بالغ مقیم پر ایک دن میں سترہ ۱۷ رکعت نماز فرض ہے۔ اور مسافر پر گیارہ رکعت فرض ہے۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب بدائع الصنائع میں ہے

”وأما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلى لا يخلو إما أن يكون مقيما وإما أن يكون مسافرا فإن كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر ركعتان ، وأربع ، وأربع وثلاث ، وأربع ، عرفنا ذلک بفعل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وقوله: (صلوا كما رأيتمونی أصلی) وهذا لأنه ليس فی كتاب اللّٰہ عدد ركعات هذه الصلوات فكانت نصوص الكتاب العزيز مجملة فی حق المقدار . ثم زال الإجمال ببيان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قولا وفعلا كما فی نصوص الزكاة والعشر والحج وغير ذلک وإن كان مسافرا فعدد ركعاتها فی حقه إحدى عشرة عندنا: ركعتان ، وركعتان ، وركعتان ، وثلاث وركعتان “

اور رہی ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد تو نمازی یا تو مقیم ہوگا یا مسافر اگر مقیم ہے تو ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد سترہ (۱۷) ہے۔ دو رکعت (نماز فجر) چار (نماز ظہر) چار (نماز عصر) تین (مغرب) چار (عشا) ہم نے اس کو پہچانا نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک اور قول مبارک تم نماز پڑھو جیسا مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھو، اور یہ اس لیے کہ کتاب اللہ میں ان نمازوں کی رکعتوں کی تعداد نہیں ہے پس آیات کریمہ نمازوں کی مقدار کے سلسلے میں مجمل ہیں پھر نبی کریم ﷺ کے قولاً وفعلاً بیان سے اجمال دور ہوگیا اور اگر مسافر ہے تو نماز کی

رکعتوں کی تعداد مسافر نمازی کے حق میں ہمارے نزدیک گیارہ رکعت ہیں دو (فجر) میں دو (ظہر) میں دو (عصر) میں تین (مغرب) میں دو (عشاء) میں۔[بدائع الصنائع، للکاسانی، ۱/۲۵۷ کتاب الصلوٰۃ]

فقہ حنفی میں نماز پنجگانہ کی فرض رکعات

کا تفصیلی بیان

نماز فجر کی فرض رکعات

مراقی الفلاح میں ہے

"فیعتقد افتراض رکعتی الفجر"

یعنی پس فجر کی دو رکعتوں کے فرض ہونے کا اعتقاد رکھے۔[۱/۱۲۶]

مبسوط سرخسی میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے حوالے سے ہے

"صلاۃ الفجر رکعتان"

یعنی فجر کی (فرض) نماز دو رکعت ہے۔[۱/۲۳۵]

☆ بالجملہ: فجر کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

ظہر کی فرض رکعات

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے "یصلی سنة الظهر أربعا ثم الفرض أربعا"

(ظہر کی چار سنتیں ادا کرے پھر چار فرض)[۱/۲۰۰،باب الوتر والنوافل]

مبسوط للشیبانی میں ہے "الظهر أربع رکعات"

(ظہر (نماز فرض) چار رکعت ہے)[۱/۳۶۹،باب صلاۃ الجمعة]

محیط برہانی میں ہے

"مقیم صلی الظهر أربعاً"(مقیم ظہر کی (فرض) نماز چار رکعت پڑھے)

[۱۲۴/۲ نوع فی بیان اجتماع حکم السفر والاقامة]

☆ الحاصل: نماز ظہر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز عصر کی فرض رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے

"یصلی أربع رکعات ینوی بها الظهر والعصر والعشاء ؛ لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق"

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے)[الجوهرة النیرة، باب قضاء الفوائت، ۱/۹۶] حاشیہ طحطاوی میں ہے

"بعث عزیر فقیل له کم لبثت قال لبثت یوما فرأى الشمس فقال أو بعض یوم فقیل له إنک لبثت مائة عام میتا ثم بعثت فصلى أربع رکعات فصارت العصر"

حضرت عزیر زندہ ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کتنے دن ٹھہرے انہوں نے کہا ایک دن یا کچھ کم تو ان سے کہا گیا کہ تم سو سال موت کی حالت میں ٹھہرے پھر میں نے زندہ کیا تو حضرت عزیر نے چار رکعت نماز ادا کی تو (یہ نماز) نماز عصر ہوگئی)

[حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: عصر کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

نماز مغرب کی فرض رکعات

شرح فتح القدیر میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے کہ

"فصلی المغرب ثلاث رکعات" (یعنی انہوں نے مغرب کی نماز تین رکعت پڑھائی) [شرح فتح القدیر ۲/۱۹۴، کتاب الحج]

حاشیہ طحطاوی میں ہے "غفر لداود عند المغرب فقام فصلی أربع رکعات فجهد فی الثالثة.... فصارت المغرب ثلاثا"

(حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ مغرب کے وقت قبول ہُوئی تو آپ چار رکعتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تھک کر تیسری پر بیٹھ گئے، پس مغرب کی نماز تین رکعت ہوگئی)

[حاشیه طحطاوی علی مراقی الفلاحکتاب الصلاۃ ص ۱۷۱]

☆ الحاصل: نماز مغرب کے فرض تین رکعات ہیں۔

نماز عشاء کی فرض رکعات

بحرالرائق میں ہے

" أنه علیه الصلاة والسلام کان یصلی أربع رکعات فرض العشاء "

(نبی کریم ﷺ عشاء کے فرض چار رکعت ادا فرماتے تھے)

[۲/۹۴، باب الوتر والنوافل]

جوہرہ نیرہ میں ہے "یصلی أربع رکعات ینوی بها الظهر والعصر والعشاء ؛

لأن هذه الصلوات الثلاث عددها متفق"

(چار رکعت نماز ادا کرے اور اس میں ظہر اور عصر اور عشاء کی نیت کرے اس لئے کہ بالاتفاق ان تینوں نمازوں کی رکعات کی تعداد ایک ہے (یعنی ظہر بھی چار رکعت ہے عصر اور عشاء بھی چار چار رکعت ہے) [الجوهرة النیرة، باب قضاء الفوائت، ۱/۹۶]

☆ الحاصل: عشاء کی فرض نماز چار رکعت ہے۔

جمعه کی فرض رکعات

مبسوط شیبانی میں ہے

"الجمعة إنما هی رکعتان" (نماز جمعہ (فرض) دو رکعت ہے)

[مبسوط للشیبانی، ۱/۳۶۹، باب صلاۃ الجمعة]

فتاوی عالمگیری میں ہے "صلاۃ الجمعة رکعتان"

(جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے) [باب فی صلاۃ الجمعة، ۱/۱۴۹]

بدائع الصنائع میں حضرت عبداللہ ابن عمر کے حوالے سے ہے

"صلاۃ الجمعة رکعتان" (جمعہ کی (فرض) نماز دو رکعت ہے)

[بدائع الصنائع، ۱/۲۵۸، کتاب الصلاۃ]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز دو رکعت ہے۔

قصر نماز کی رکعات کا بیان

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے

"فعندنا فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان"

(ہمارے نزدیک چار رکعت ولی نماز میں مسافر کی فرض نماز دو رکعت ہے)

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق، ۱/۲۱۰: باب صلاة المسافر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"فرض المسافر في الرباعية ركعتان ، كذا في الهداية"

(مسافر پر چار رکعت والی نماز میں دو رکعت فرض ہے)[۱/۱۳۹ ،باب في صلاة المسافر]

مبسوط شیبانی میں ہے

"يصلي الفجر ركعتين مثل صلاة المقيم ويقصر الظهر فيصلي ركعتين ويقصر العصر فيصلي ركعتين ويصلي المغرب صلاة المقيم ويقصر العشاء فيصلي ركعتين و يصلي الوتر ثلاث ركعات صلاة المقيم"

(یعنی (مسافر نمازی) مقیم کی نماز کی طرح فجر کی دو رکعات ادا کرے گا اور ظہر میں قصر کرے گا پس دو رکعت نماز ادا کرے گا اور عصر میں قصر کرے گا دو رکعت ادا کرے گا اور مغرب کی نماز مقیم کی نماز کی طرح ادا کرے گا اور عشاء میں قصر کرے گا دو رکعت پڑھے گا اور وتر مقیم کی نماز کے مثل تین رکعت ہی ادا کرے گا)[۱/۲۸۹ باب صلاة المسافر]

☆ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مذکورہ حکم فقط ظہر عصر اور عشاء کی فرض نماز کا ہے بقیہ نمازیں جیسے فجر اور مغرب کے فرض اور وتر اور جملہ سنن ونوافل کی مکمل رکعات ادا کرنی ہیں ان میں قصر نہیں ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے

"لا قصر في الفجر والمغرب"(فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے)

اور اسی میں ہے"وكذا لا قصر في السنن والتطوعات" (اور یوں ہی سنن ونوافل میں بھی قصر نہیں ہے)[فصل في صلاة المسافر، ۱/۲۶۰]

فتاوی قاضی خاں میں ہے" لا يرخص له في ترك السنن ولا في قصرها"[۱/۲۰۳،باب صلاة المسافر]

بحر الرائق میں ہے"لا قصر في الوتر والسنن"(وتر اور سنتوں میں قصر نہیں)

اور ہے : " والمختار أنه إن كان حال أمن وقرار يأتي بها ؛ لأنها شرعت مكملات والمسافر إليه محتاج ، وإن كان حال خوف لا يأتي بها ؛ لأنه ترك بعذر" (اور مختار یہ ہے کہ اگر مسافر مامون و مطمئن ہو تو سنن ونوافل ادا کرے اس لئے کہ وہ فرائض کی تکمیل کے لئے ہی مشروع ہیں اور مسافر اس بات کا محتاج ہے اور اگر خوف ہو تو نہ ادا کرے اس لئے کہ اس کا چھوڑنا عذر کے سبب ہے)

اسی میں ہے

"لا قصر في الفرض الثنائي والثلاثي"(دو رکعت والی اور تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے)[۲/۲۲۹ : ۲۳۰ :باب صلاة المسافر]

☆ الحاصل: چار رکعت والی نماز میں قصر دو رکعت ہے۔

واجب نمازوں کی رکعات کا بیان فقہ حنفی میں

نماز وتر کی رکعات کا بیان

بدائع الصنائع میں ہے"

قال أصحابنا الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة "

(ہمارے اصحاب نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)

[۱/۶۰۹ ،کتاب الصلاة،صلاة الوتر]

فتاوی عالمگیری میں ہے

''الوتر ثلاث رکعات''[۱/۱۱۱،فصل فی صلاۃ الوتر]

تحفۃ الفقہاء لسمرقندی میں ہے''فعندنا الوتر ثلاث رکعات بتسلیمۃ واحدۃ''

(ہمارے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے)[۱/۲۰۲،باب صلاۃ الوتر]

☆ بالجملہ:۔وتر کی نماز تین رکعت ہے۔

نماز عیدین کی رکعتوں کا بیان

فتح القدیر میں ہے''یصلی الإمام بالناس رکعتین''

(امام لوگوں کو(عید کی نماز)دو رکعت پڑھائے)[۳/۲۰۵،باب صلاۃ العیدین]

فتاوی عالمگیری میں ہے''یصل الامام رکعتین'

'(امام دو رکعت نماز پڑھائے)[۱/۱۵۰،باب فی صلاۃالعیدین]

بحرالرائق میں ہے''اما کونھا رکعتین فمتفق علیہ''

(نماز عید کا دو رکعت ہونا متفق علیہ ہے)[۲/۲۸۰،باب صلاۃالعیدین]

☆الحاصل:۔عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے۔

سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ نمازوں کا

اجمالی بیان

سنن مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی عالمگیری میں ہے :

''سن قبل الفجر وبعد الظھر والمغرب والعشاء رکعتان وقبل الظھر والجمعۃ وبعدھا أربع کذا فی المتون''

یعنی فجر سے پہلے ظہر کے بعد اور مغرب اور عشاء کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے اور ظہر اور جمعہ سے پہلے اور اس کے بعد چار رکعت نماز سنت ہے ایسا ہی متون میں ہے۔

[فتاوی عالمگیری،۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

فتاوی نوازل میں ہے :

''سنن الرواتب ان یصلی قبل صلاۃ الفجر رکعتین واربعا قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعدالمغرب ورکعتین بعدالعشاء ''

یعنی سنن مؤکدہ یہ کہ فجر سے پہلے دو رکعت پڑھے اور ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھے اور دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے بعد پڑھے۔

[فتاوی نوازل لسمرقندی،۹۶،فصل فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت ظہر کی نماز فرض سے پہلے چار رکعت مغرب کے فرض کے بعد دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

سنن غیر مؤکدہ نمازوں کی رکعات کا بیان

فتاوی نوازل میں ہے :

''واما الاربع قبل العصر فحسن والاربع قبل العشاء مستحب ''

یعنی عصر سے پہلے چار رکعت نماز مستحسن اور عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب ہے۔

[فتاوی نوازل،۹۷،فصل فی النوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے :

’’وندب الأربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب كذا في الكنز وخير محمد رحمه الله تعالى بين الأربع والركعتين قبل العصر وبعد العشاء والأفضل الأربع في كليهما هكذا في الكافي ‘‘

یعنی عصر اور عشا سے پہلے چار رکعت اور عشا کے بعد چار رکعت اور چھ رکعت مغرب کے بعد مستحب ہیں ایسا ہی کنز میں ہے امام محمد علیہ الرحمہ نے عشاء سے پہلے چار رکعت اور دو رکعت کے درمیان اختیار دیا ہے البتہ عشاء اور عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنا افضل ہے ایسا ہی کافی میں ہے۔[فتاوی عالمگیری، ۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

☆ الحاصل: نماز عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت عشاء سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانہ کی سنن مؤکدہ رکعتوں کا بیان

فجر کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے’’التطوع قبل الفجر ركعتان‘‘

یعنی فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں۔[۱۶۰/۲]

’’السنة ركعتان قبل الفجر‘‘(فجر سے پہلے دو رکعت سنت ہیں)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

نور الایضاح میں ہے’’سن سنة مؤكدة ركعتان قبل الفجر‘‘

یعنی فجر سے پہلے دو رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔[۱۲۹، فصل فی النوافل]

☆ بالجملہ: فجر کے فرض سے قبل دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

قبلِ ظہر سنت مؤکدہ رکعات کا بیان

محیط برہانی میں ہے’’التطوع قبل الظهر أربع ركعات‘‘

یعنی ظہر سے چار رکعت سنت ہیں۔[محیط برہانی،۲/۱۶۰]

ہدایہ میں ہے

’’السنة ....اربع قبل الظهر‘‘(ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

بحرالرائق میں ہے:’’الأصح أن الأربع قبل الظهر آكدا‘‘

(زیادہ صحیح یہ ہے کہ قبل ظہر چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔

[۸۶/۲،باب الوتر والنوافل]

الحاصل: ۔ظہر کے فرض سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

ظہر کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

محیط برہانی میں ہے ’’بعد الظهر ركعتان‘‘ (ظہر کے بعد دو رکعتیں ہیں) [۱۶۰/۲]

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے

’’صرح جماعة استحباب أربع بعد الظهر‘‘

(ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی تصریح کی ہے)[۱۵/۲، ۱۶،باب الوتر والنوافل]

شرح فتح القدیر میں ہے ’’فنقول صرح جماعة من المشايخ أنه يستحب أربع بعد الظهر لحديث رووه وهو أنه صلى الله عليه وسلم قال من صلى أربعاقبل الظهر وأربعا بعدها حرمه الله على النار رواه أبو داود والترمذي والنسائي‘‘

(ہم کہتے ہیں کہ مشائخ کی ایک جماعت نے ظہر کے بعد چار رکعت کے مستحب ہونے کی صراحت فرمائی ہے اس حدیث کے مطابق جسے انہوں نے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار رکعت نماز پڑھی اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم پر حرام فرمادیا)[شرح فتح القدير، ۱/ ۴۲۰باب النوافل]

☆ بالجملہ: ۔ظہر کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت نفل ہے۔

مغرب کے بعد کی سنت مؤکدہ رکعات

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے ’’سن سنة مؤكدة ركعتان بعد المغرب‘‘

(مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[۴۲۶،فصل فی بیان النوافل]

محیط برہانی میں ہے

’’التطوع بعد المغرب ركعتان‘‘ (مغرب کے بعد دو رکعت سنت ہیں)[۱۶۰/۲]

ہدایہ میں ہے

’’السنة ركعتان بعد المغرب‘‘ (مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت ہے)

[الهدايه شرح بداية المبتدى، جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۵، باب النوافل]

☆الحاصل: ۔مغرب کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد عشاء سنت مؤکدہ ونفل رکعات

محیط برہانی میں ہے

’’والتطوع بعدها ركعتان ...وإن تطوع بأربع بعدها، فهو أفضل‘‘

(عشاء کے بعد دو رکعت سنت ہیں اور اگر چار رکعت ادا کریں تو افضل ہے)

[۱۶۱/۲،فصل في التطوع قبل الفرض وبعده]

ہدایہ شرح بدایہ میں ہے ’’ذكر فيه ركعتين بعد العشاء وفي غيره ذكر الأربع فلهذا خير إلا أن الأربع أفضل خصوصا عند أبي حنيفة‘‘

(سنن مؤکدہ سے متعلق حدیث میں عشاء کے بعد دو رکعت کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ احادیث میں چار رکعت کا ذکر کیا گیا ہے اسی لیے اختیار ہے مگر چار افضل ہے خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے نزدیک)[جلد ۱ جزء ۲، ص ۳۶، باب النوافل]

☆ بالجملہ: ۔نماز عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ اور دو رکعت نماز نفل ہے۔

قبل جمعه سنت مؤکده رکعات کابیان

محیط برہانی میں ہے ''التطوع قبل الجمعة أربع ركعات''

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ہیں)[۱۶۲/۲]

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے

''سن سنة مؤكدة اربع كعات قبل الجمعة''

(جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں)[ص۴۲۷،فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز سے قبل چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

بعد(فرض) جمعه سنت مؤکده وغیر مؤکده رکعتوں کابیان

مبسوط سرخسی میں ہے ''التطوع بعد الجمعة أربع'

'(جمعہ کے بعد چار رکعت سنت ہیں)[۱/۲۸۷]

جوہرہ نیرہ میں ہے ''يتطوع بعد الجمعة بأربع ركعات''(جمعہ کے بعد چار رکعات سنت ادا کرے)[۱/۱۳۲،باب صلاة الجمعة]

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

نماز پنجگانه کی سنن غیر مؤکده رکعات کابیان

قبل نماز عصر غیر مؤکده سنت رکعات

محیط برہانی میں ہے ''قبل العصر، فإن تطوع بأربع ركعات فحسن''

(عصر سے پہلے اگر چار رکعات نفل (سنت غیر مؤکدہ) ادا کرے تو اچھا ہے)[۱۶۰/۲]

فتاوی نوازل میں ہے ''الاربع قبل العصر فحسن''

(عصر کی (فرض) نماز سے پہلے چار رکعت مستحسن ہے)[۹۷،فصل فی النوافل]

مجمع الانھر میں ہے

''وندب أی حبب الأربع قبل العصر أو ركعتان لاختلاف الآثار والأخبار لكن أفضلية الأربع أظهر''

(آثار واخبار کے مختلف ہونے کے سبب عصر سے پہلے چار رکعت یا دو رکعت مستحب ہے لیکن چار رکعت کی افضلیت زیادہ ظاہر ہے)[۱/۱۹۵،باب الوتر والنوافل]

☆ بالجملہ: نماز عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

عشاء سے قبل سنت غیر مؤکده رکعات

محیط برہانی میں ہے

''التطوع قبل العشاء، فإن تطوع قبلها بأربع ركعات فحسن''

(عشاء سے پہلے چار رکعات ادا کرنا بہتر ہے)[التطوع قبل الفرض وبعده،۱۶۱/۲]

فتاوی نوازل میں ہے ''الاربع قبل العشاء مستحب''

(عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہے)[۹۷، فصل فی النوافل]

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے "یستحب ان یصلی قبل العشاء اربعا"

(عشاء سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے)[۴۲۸، فصل فی بیان النوافل]

☆ الحاصل:۔ عشاء سے پہلے چار رکعت نماز مستحب و مستحسن ہے۔

بعد(فرض)جمعه سنت غیر مؤکده رکعات

جوہرہ نیرہ میں ہے "بعدها بست یصلی أربعا ثم رکعتین"

(جمعہ کے بعد چھ رکعات (سنت ہیں) چار پھر دو)[۱۳۲/۱، باب صلاة الجمعة]

☆ اس عبارت میں جمعہ کے فرض کے بعد چھ رکعت کا ذکر ہے جس میں چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ۔

محیط برہانی میں ہے

"قال شمس الأئمة الحلوانی الأفضل أن یصلی أربعاً ثم رکعتین"

(شمس الائمۃ حلوانی نے کہا کہ افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت ادا کرے پھر دو رکعت)(۱۶۲/۲)

☆ اس عبارت میں بھی چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

حاشیہ طحطاوی میں ہے "یصلی اربعاقبل الجمعة وستابعدها"

(جمعہ سے قبل چار رکعت اور اس کے بعد چھ رکعت ادا کرے)[کتاب الصلاة، ۳۸۹]

اس عبارت میں بھی بعد جمعہ چار رکعت سنت مؤکدہ اور دو رکعت غیر مؤکدہ کا ذکر ہے۔

☆ الحاصل:۔ جمعہ کی فرض نماز کے بعد چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے اور دو رکعت سنت غیر مؤکدہ ہے۔

نماز پنجگانه کی نفل رکعات کابیان

ظهر کے بعد کی نفل رکعتوں کابیان

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے "یندب بعد الظهر اربع رکعات"

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز مستحب ہے)[فصل فی بیان النوافل۔ص:۴۲۶]

☆ مذکورہ عبارت میں ظہر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز سنت غیر مؤکدہ کے علاوہ دو رکعت نماز نفل کا ذکر ہے جن کا ادا کرنا مستحب ہے۔

بحرالرائق میں ہے "لم یذکر المصنف من المندوبات الأربع بعد الظهر وصرح باستحبابها جماعة من المشایخ"

(مصنف نے ظہر کے بعد چار رکعات کا ذکر مندوبات میں نہیں کیا حالانکہ مشائخ کی جماعت نے اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے)[۸۹/۲:باب الوتر والنوافل]

☆ اس عبارت میں بھی دو رکعت سنت مؤکدہ کے ساتھ دو رکعت نفل پڑھنے کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے

"یستحب أن یصلی بعد الظهر أربعا"

(ظہر کے بعد چار رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے)[۷۲/۱:کتاب الصلاۃ]

بالجملہ: ظہر کی سنت بعدیہ کے بعد دو رکعت نماز نفل ہے۔

عشاء کے بعد کی نفل رکعتوں کا بیان

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے "یصلی رکعتین بعد العشاء فی قول أبی یوسف ومحمد ، وأما علی قول أبی حنیفة فالأفضل أن یصلی أربعا'(عشاء کے بعددورکعت نمازپڑھے ابویوسف اورامام محمدکے نزدیک لیکن ابوحنیفہ کے نزدیک چاررکعت پڑھناافضل ھے)'[۲/۱۹۷:باب النوافل]

☆ مذکورہ عبارت میں امام اعظم سے عشاء کی دورکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ اوردورکعت اداکرنے کی افضلیت ثابت ہے۔

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے

"ذکر فیه رکعتین بعد العشاء وفی غیره ذکر الأربع، فلهذا خیر إلا أن الأربع أفضل" (اس میں عشاء کے بعددورکعت کا ذکر ہے اوراس کے علاوہ کتب میں چارکا ذکر ہے اسی لئے نمازی کواختیار ہے(کہ دوپڑھے یا رچار) مگرچاررکعت افضل ہے)

[۱/۴۵:باب النوافل]

☆ اس عبارت سے بھی یہی ظاہر ہے کہ عشاء کے بعد چاررکعت اداکرنا افضل ہے یعنی دورکعت سنت مؤکدہ اوردورکعت نمازنفل۔

☆ الحاصل:عشاء کے بعددورکعت سنت مؤکدہ کے بعددورکعت نفل نماز ہے۔

وتر کے بعد کی نفل رکعات

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

"کان یفعله ﷺ من صلاة رکعتین بعد الوتر"

(نبی کریم ﷺ دورکعتیں وتر کے بعدادافرماتے تھے)

[۴۰۳،فصل فی صلاۃ النفل جالساً]

امام محمد بن حسن شیبانی کی کتاب "الحجة علی اهل المدینة"، میں ہے

"رکعتین بعد الوتر" (دورکعت وتر کے بعد ہیں)[الحجة: ۱/۱۹۶]

☆ بالجملہ:۔وتر کے بعددورکعت نمازنفل ہے۔

مختلف نفل ومستحب نمازوں کی رکعتوں کابیان فقہ حنفی کی روشنی میں

تراویح کی رکعتوں کابیان

ملتقی الابحر میں ہے

"التراویح سنة مؤکدة ... بجماعة عشرون رکعة بعشر تسلیمات"

(تراویح بیس رکعت باجماعت دس سلاموں سے سنت مؤکدہ ہے)

[۱/۲۳،باب الوتر والنوافل] مبسوط سرخسی میں ہے

"فی اتفاق الصحابة رضوان الله علیهم علی تقدیر التراویح بعشرین رکعة"

(صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اتفاق سے تراویح کی مقدار بیس رکعت ہے)[۱/۲۸۵،]

کنزالدقائق میں ہے "سن فی رمضان عشرون رکعة بعشر تسلیمات"

(تراویح رمضان میں بیس رکعت دس سلام سے سنت ہیں)[ص ۱۹،فصل فی التراویح]

☆ الحاصل:۔نماز تراویح کی بیس رکعات ہیں۔

نماز اشراق کی رکعات کا بیان

امداد الفتاح شرح نور الایضاح میں ہے ”عن أنس قال قال رسول الله ﷺ من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر الله تعالى حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كأجر حجة وعمرة تامةتامة“

(حضرت انس سے مروی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر سورج طلوع ہونے تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے)[۱۸۶،باب المستحب من اوقات الصلاۃ]

حاشیہ طحطاوی میں ہے

”قوله (ثم قعد يذكر الله تعالى) أفاد العلامة القارى فى شرح الحصن الحصين أن القعود ليس بشرط وإنما المدار على الاشتغال بالذكر هذا الوقت قوله(ثم صلى ركعتين)ويقال لهما ركعتا الإشراق وهما غير سنة الضحى“

(مصنف کے قول ”پھر (نماز فجر کے بعد) اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھے“ (سے متعلق) علامہ قاری نے حصن حصین کی شرح میں افادہ کیا کہ بیٹھنا شرط نہیں ہے بلکہ اس وقت ذکر میں مشغول ہونے پر مدار ہے اور ان کے قول ”کہ پھر دو رکعت نماز پڑھے“ کہا گیا ہے کہ یہ اشراق کی دو رکعتیں ہیں جو نماز چاشت سنت کے علاوہ ہیں)[کتاب الصلاۃ،ص ۱۸۱]

☆ الحاصل:۔اشراق کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز چاشت کی رکعات کا بیان:۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

”فى الدر عن المنية أقلها ركعتان وأكثرها اثنتا عشرة“

(در میں منیہ کے حوالے سے ہے کہ نماز چاشت کی کم از دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)[فصل فی تحیۃ المسجد،۳۹۵]

فتاوی عالمگیری میں ہے ”أقلها ركعتان وأكثرها ثنتا عشرة ركعة“

(نماز چاشت کی کم از دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

بحر الرائق میں ہے ”أقلها ركعتان وأكثرها ثنتا عشرة ركعة“

(نماز چاشت کی کم از دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ)

[۲/۹۰،باب الوتر والنوافل]

☆الحاصل:۔نماز چاشت کی دو رکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

نماز اوابین کی رکعات

منحۃ الخالق علی بحر الرائق میں ہے ”فى المفتاح وندب ست ركعات بعد المغرب يعنى غير سنة المغرب“

(مفتاح میں ہے کہ مغرب کے بعد مغرب کی سنتوں کے علاوہ چھ رکعات نماز مستحب ہے)[۲/۸۹،باب الوتر والنوافل]

مبسوط سرخسی میں ہے ”وإن تطوع بعد المغرب بست ركعات فهو أفضل“

(اور اگر مغرب کے بعد چھ رکعت نفل ادا کرے تو وہ افضل ہے)[۱/۲۸۶]

مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر میں ہے

”والست بعد المغرب تسمى صلاة الأوابين“(چھ رکعت نماز مغرب کے بعد ہے نام رکھا گیا اس اوابین کی نماز)[۱/۱۹۵،باب الوتر والنوافل]

☆الحاصل:۔نماز اوابین کی چھ رکعات ہیں۔

نماز تہجد کی رکعات

ردالمحتار میں ہے"أقل التهجد ركعتان وأوسطه أربع وأكثره ثمان"

(نماز تہجد کم سے کم دو رکعت اور اوسط درجہ تہجد کا چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں)[۲/۴۶۸،باب الوتر والنوافل]

حلبی کبیری میں ہے

"منتهى تهجده عليه الصلاة والسلام ثماني ركعتا واقله ركعتان"

(نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہے اور کم از کم دو رکعت ہے)

[غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی المعروف بہ حلبی کبیری،ص۳۳۹،فصل فی النوافل]

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

"دو رکعت نفل صبح طلوع ہونے سے پہلے پڑھ لے تہجد ہو گیا اقل درجہ تہجد کا یہ ہے اور سنت سے آٹھ رکعت مروی ہے اور مشائخ کرام سے بارہ"[فتاوی رضویہ قدیم،۳/۴۷۱]

☆ بالجملہ:۔نماز تہجد کی دو رکعت سے بارہ رکعات تک ہیں۔

تحیۃ الوضو کی رکعات کا بیان

بحرالرائق میں ہے"ومن المندوبات ركعتان عقيب الوضوء"

(اور مستحب نمازوں میں سے دو رکعت وضو کے بعد ہیں)

[۲/۹۱،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے"ركعتان عقيب الوضوء"

(وضو کے بعد دو رکعت نماز ہے)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

امدادالفتاح شرح نورالایضاح میں ہے"ندب ركعتان بعدالوضوء"

(وضو کے بعد دو رکعت مستحب ہیں)[ص ۴۳۸،فصل فی تحية المسجد]

☆ بالجملہ:۔تحیۃ الوضوء کی نماز دو رکعات ہیں۔

تحیۃ المسجد کی رکعات کا ذکر

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

"ومن المندوبات تحية المسجد...وصرح في الخلاصة باستحبابها وأنها ركعتان"(تحیۃ المسجد مستحب نمازوں میں سے ہے اور خلاصہ میں اس کے استحباب کی صراحت کی ہے اور یہ کہ وہ دو رکعت نماز ہے)[۲/۹۱،باب الوتر والنوافل]

فتاوی عالمگیری میں ہے"تحية المسجد وهي ركعتان"

(تحیۃ المسجد دو رکعت نماز ہے)[۱/۱۱۲،باب فی النوافل]

دررالحکام شرح غررالاحکام میں ہے"وهي ركعتان قبل القعود"

(تحیۃ المسجد دو رکعت نماز ہے بیٹھنے سے قبل)[۲/۲۲]

☆ الحاصل:۔تحیۃ المسجد دو رکعت نماز ہے۔

صلاۃ التسبیح کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"صلاة التسبيح فذكرها في الملتقط يكبر ويقرأ الثناء ثم يقول سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر خمس عشرة مرة ثم يتعوذ ويقرأ فاتحة الكتاب وسورة ثم يقرأ هذه

الکلمات عشرا وفی الرکوع عشرا وفی القیام عشرا وفی کل سجدة عشرا وبین السجدتین عشرا ویتمها أربع رکعات "

(صلاۃ التسبیح ملتقط میں صلاۃ التسبیح کا ذکر کیا کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر مذکورہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھے پھر استعاذہ پڑھے اور سورہ فاتحہ اور ایک سورۃ پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام میں دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں میں دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ پڑھے اور اسی طرح چار رکعات پوری کرے)[۱/۱۱۲،۱۱۳،باب فی النوافل]

منحۃ الخالق علی بحر الرائق میں ہے:

"والمختار منهما أن یکبر ویقرأ سبحانک اللهم إلخ ثم یقول "سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا إله إلااللّٰه واللّٰه أکبر " خمس عشرة مرة ثم یقرأ الفاتحة وسورة مثل سورة (والضحی) ثم یقول سبحان اللّٰه إلخ عشر مرات ثم یرکع ویقول سبحان ربی العظیم ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰه عشرا ثم یرفع رأسه ویقول سمع اللّٰه لمن حمده ربنا لک الحمد ویقول سبحان اللّٰه إلخ عشر مرات ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰه إلخ عشرا ثم یرفع رأسه ویکبر ویقعد ثم یقول سبحان اللّٰه إلخ عشرا ثم یکبر ویسجد ویسبح ثلاثا ثم یقول سبحان اللّٰه إلخ عشرا ثم یقوم ویفعل فی الثانیة مثل الأولی یصلی أربع رکعات بتسلیمة واحدة وبقعدتین"

(دونوں روایتوں میں سے مختار یہ ہے کہ تکبیر کہے اور ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ " سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا إله إلا اللّٰه واللّٰه أکبر " کہے پھر سورہ فاتحہ

پڑھے اور سورہ ضحیٰ کے مثل کوئی سورۃ پڑھے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر رکوع کرے اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پھر دس مرتبہ مذکورہ تسبیح کہے پھر رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللّٰه لمن حمده ربنالک الحمد کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے سجدہ میں سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر دس مرتبہ یہی کلمات کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر تکبیر کہے اور جلسہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے اور سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ کہے پھر یہی کلمات دس مرتبہ کہے پھر کھڑا ہو جاء اور دوسری رکعت میں پہلی رکعت ک مثل کرے اس طرح ایک سلام اور دو قعدوں سے چار رکعت ادا کرے)

[باب مایفسدالصلاۃ،۲/۵۲،۵۳]

☆ بالجملہ:۔صلاۃ التسبیح کی چار رکعات نماز ہے۔

سورج گرھن اورچاندگرھن کی رکعتوں کابیان

فتاوی نوازل میں ہے"اذاانکسفت الشمس صلی الامام بالناس رکعتین"

(جب سورج گرہن ہو تو امام لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے)[ص۱۱۸]

فتاوی عالمگیری میں ہے

"یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحدانا،هکذافی محیط السرخسی" (لوگ چاند گرہن کی نماز دو رکعت فرداً فرداً ادا کریں گے ایسا ہی محیط سرخسی میں ہے)[باب فی صلاۃ الکسوف،۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز دو رکعت ہے۔

نماز استسقاء کی رکعتوں کابیان

بدائع الصنائع میں ہے

"فظاهر الرواية عن أبي حنيفة أنه قال لا صلاة في الاستسقاء، وإنما فيه الدعاء وأراد بقوله لا صلاة في الاستسقاء الصلاة بجماعة أي لا صلاة فيه بجماعة.... وإن صلوا وحدانا فلا بأس به وهذا مذهب أبي حنيفة، وقال محمد: صلى الإمام أو نائبه في الاستسقاء ركعتين بجماعة كما في الجمعة"

(ظاہر روایت ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے انہوں نے فرمایا کہ استسقاء نماز نہیں بلکہ دعا ہے اوران کے قول "لا صلاة في الاستسقاء" سے مراد یہ ہے کہ نماز استسقاء میں جماعت نہیں...اگر تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں اور یہ ابوحنیفہ کا مذہب ہے اورامام محمد نے فرمایا کہ امام یا نائب امام استسقاء میں جمعہ کی مثل دورکعت نماز پڑھائے)[۱/۱۶۳،باب صلاة الاستسقاء]

فتاوی عالمگیری میں ہے:

"قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى ليس في الاستسقاء صلاة مسنونة في جماعة، كذا في الهداية،... وإن صلوا وحدانا فلا بأس به، كذا في الذخيرة...وقالا يخرج الإمام ويصلي بهم ركعتين يجهر فيهما بالقراءة"

(ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نماز استسقاء میں جماعت مسنون نہیں ہے ایسا ہی ہدایہ میں ہے اوراگر تنہا تنہا پڑھیں تو کوئی حرج نہیں ایسا ہی ذخیرہ میں ہے

اور صاحبین نے کہا کہ امام نکلے اورلوگوں کو دورکعت نماز پڑھائے اوران دونوں رکعتوں میں قراءت بالجہر کرے)[باب في الاستسقاء، ۱/۱۵۳]

☆ بالجملہ:۔استسقاء کی دورکعتیں ہیں۔

نماز استخارہ کی رکعات

فتاوی عالمگیری میں ہے"صلاة الاستخارة وهي ركعتان"

(نماز استخارہ دورکعتیں ہیں)[۱/۱۱۲،باب في النوافل]

درمختار میں ہے"ومنها ركعتا الاستخارة"

(نفل نمازوں میں استخارہ کی دورکعت ہے)[۲/۴۷۰]

☆ بالجملہ:۔استخارہ کی دورکعتیں ہیں۔

نماز حاجت کی رکعات کابیان

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے

"ومن المندوبات صلاة الحاجة وهي ركعتان"

(مستحب نمازوں میں نماز حاجت ہے اوروہ دورکعت نماز ہے[باب الوتر والنوافل،۲/۹۲]

فتاوی عالمگیری میں ہے"صلاة الحاجة وهي ركعتان"

(نماز حاجت دورکعت ہے)[۱/۱۱۲،باب في النوافل]

☆ بالجملہ:۔نماز حاجت دورکعت نماز ہے۔

نماز توبہ کی رکعت

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے

''صلاۃ الإستغفار لمعصیۃ وقعت منہ لما عن علی عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالی عنھماأن رسول اللّٰہﷺقال ما من عبد یذنب ذنبا فیتوضأ ویحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللّٰہ إلاغفرلہ کذافی القھستانی''

(نماز توبہ گناہ کے لیے ہے جواس سے واقع ہوا ہے جیسا کہ حضرت علی سے مروی وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کرے ،اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے۔ایسا ہی قہستانی میں ہے) [ص ۴۰۱،فصل فی تحیۃ المسجد]

☆ الحاصل:۔نماز توبہ واستغفار دو رکعت ہے۔

تمت الکتاب بعون الملک الوھاب

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆☆☆